رجسٹرڈ نمبر ایل ۹

نُور افشاں

حقیقی نُور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

جلد ۴۱ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہی ۔ ۱۲ ستمبر سنہ ۱۹۱۳ء | نمبر ۳۷

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای ۔ ایم ویری صاحب بذریعہ وی ۔ پی یا نقد قیمت پر ملسکتی ہیں*

اُردو کا قاعدہ	۱پائی ۱ر	سوالات مرقس کی انجیل پر گورمکھی	۱ر	عقاید اسلامیہ	۱۰ر
اُردو کی پہلی کتاب	۱ر	سوالات لوقا کی انجیل پر 〃	۱ر	ینابیع الاسلام	۸ر
اُردو کی دوسری کتاب	۲و۳ر	سوالات یوحنا کی انجیل پر	۱ر	ہدایت المسلمین	۸ر
اُردو کی تیسری کتاب	۳ر	زنانہ سیکنڈ ریڈر ۔ گورمکھی	۲ر	تحقیق الایمان	۴ر
اُردو کی چوتھی کتاب	۴ر	گورمکھی قاعدہ	۲پائی	تواریخ محمدی	۴ر
رومن اُردو کا قاعدہ کمنگ صاحب کا	۱ر	اسلام میں مسیح اُردو	۱۰ر	دین اسلام اور اُسکی تردید از روئے اسلام	۲ر
رومن اُردو کی پہلی کتاب	۲ر	خدائے اسلام	۲ر	تعلیم محمدی	۳ر
رومن اُردو کی دوسری کتاب	۳ر	ینابیع القرآن	۳ر	سنیاربھ پرکاش درپن اُردو	۸ر
دیہاتی سوال وجواب	۱پائی	الکفارہ	۰ر	سمپردائے	۲ر و ۱۰ر
دیہاتی سوال وجواب پنجابی اُردو حروف	۱پائی	بائبل یا قرآن	۱۰ر	حل مشکلات حصہ اول اُردو	۲ر
〃 سوال وجواب رومن اُردو	۱پائی	مسیح ابن اللہ	۲ر	تحقیق بائبل	۴ر
〃 سوال وجواب گورمکھی	۱پائی	اثمار شیریں	۳ر	طالبان حق	۵ر
شبد وغزلیں اُردو	۱ر	میزان الحق	۴ر	تواریخ بائبل	۸ر
شبد وغزلیں گورمکھی	۱ر	طریق الحیات	۲ر	ویدوں کی تعلیم	۱۰ر
سوالات متی کی انجیل پر گورمکھی	۱ر	کشف القرآن	۱ر	حیات مسیح	۱۲ر

نئی کتابیں

ہند میں سنڈے سکول
{من تصنیف ایڈورڈ لے آئینٹ صاحب رومن اُردو صفحہ ۱۲ یہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کے واسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھانے کے لئے پُرتاثیر بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ر و ۶ر و ۸ر +

صحت جسمی
{من تصنیف قاضی میر محمد۔ کو نیجی مفارسی اُردو قیمت ۴ر صفحہ ۶۲ یہ نہایت مفید کتاب ہے جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہیے +

انجیل برنباس
{من تصنیف عبد الاحد از قاہرہ۔ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہوگئی۔ پادری گیسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اس کتاب کے حالات اِس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم
{من تصنیف ڈاکٹر جے ڈبلیو۔ بارنسن صاحب جس کو ڈاکٹر ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی۔ اُردو۔ اور رومن میں چھاپی گئی۔ قیمت ۴ر اُردو ۸ر اور ۱۲ر یہ کتاب نہایت ضروری۔ ہر ایک مسیحی کو چاہیے کہ اسکا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض
{۱۲۰ صفحے قیمت اُردو ۴ر ۸ر ۱۲ر رومن اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اِس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہوجاویگی +

آخری بات کی ہدایت اِس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہائش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے ہ کتاب کی قیمت صدہا گنی قیمتی ہے +

ویدک شائستگی۔ قیمت رومن اُردو ۴ر +

ویدوں کی اصل۔ فارسی اُردو قیمت ۱۰ر +

ذات وچار۔ فارسی اُردو قیمت ۲ر +

جنرل گارفیلڈ
صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو ۲ر +

دائی گری
{من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ۔ رومن اُردو ۸ر فارسی اُردو ۸ر +

یہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کیجاتی ہے۔ ہر ایک گھر میں اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اس لئے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہیے +

ہدایت تیمارداراں
{یہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کیگئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مدد دیجاوے۔ لہٰذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کیلئے سندی کتاب ہے ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں۔ رومن اُردو قیمت ۸ر یہ کتاب دوبارہ چھپ رہی ہے امید ہے کہ بہت جلد چھپکر تیار ہوجائیگی +

یہ گورمکھی ٹریکٹ ۶ر فی سینکڑہ کے حساب سے فروخت کئے جاتے ہیں:-

۱۔ بجیلیل سنگھ نمبر ۲۔ ۲۔ اسبادی ٹوکری۔ ۳۔ سدیپک جیون ۴۔ پھرکی۔ ۵۔ میں رمدا ہیرداہاں۔ ۶۔ ایک گتی دی کتھا۔ ۷۔ ذات ورن۔ ۸۔ سیونک کھاگئی +

دیگر کتابیں

ابن حور اُردو ۸ر + شعاع نور حصہ اوّل و دویم ۵ر

راجنس کروسو ۱۲ر + طیطس رفیق صلیب ۸ر

طلائی شمعدان ۴ر + تحقیق الاسلام حصہ اوّل ۴ر

مارکو پولو کا سفرنامہ ۸ر + مسلمانوں میں منادی کرنیکا طریقہ انگریزی ۱ر

روح سے معمور زندگی ۴ر + القاب مسیح

طریق دعا ۴ر + بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے +

روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ر +

پنجاب کا جغرافیہ بزبان پنجابی۔ گورمکھی حروف۔ ایم بوٹا شاہ کے اُردو کا ترجمہ ہے۔ مجلد بورڈ ۴ر +



نور افشاں

لودیانہ۔ جمعہ۔ ۱۲ ستمبر ۱۹۱۳ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

۴ ستمبر۔ میڈرڈ۔ شاہ الفونسو نے اس شخص کو جس نے ۱۳ اپریل کو اس پر حملہ کیا تھا معاف کر دیا ہے۔ اخبارات نے اس بادشاہ کی اس فیاضی اور عالی حوصلگی کی خوب تعریفیں کیں۔ اور داد دی ہے۔

۳ ستمبر۔ لنڈن۔ مہاراجہ کوچ بہار کو جو فوت ہو گئے ہیں نئے مہاراجہ اور اُس کی دلہن کے اور رشتہ داروں اور ہندستان کے ممبروں کے روبرو آج گولڈرز گرین میں جلا دیا گیا۔ یہ حاضرین ہندستانی لباس پہنے ہوئے تھے۔ پیشتر اس کے کہ تابوت جلائے جانے کے لئے بھیجا جاوے۔ وہ چیپل میں پہنچایا گیا۔ تابوت سفید پھولوں سے نہایت خوبصورت طور پر آراستہ تھا۔ یہاں برہمن نے انگریزی چیپل کے اندر ایک مختصر سی عبادت کی۔ مہاراجہ نے جو اس وقت ایک لمبا سیاہ جامہ پہنے ہوئے تھے تابوت پر ہاتھ رکھے اور چند پر تاثیر الفاظ کہہ کر اُس کو آگ لگا دی۔ مسٹر ذلپ سستھنہ جو لارڈ ریبر کے جانشین تھے اُن کی طرف سے مہاراجہ صاحب سے ماتم پرسی کی۔ اس کے بعد لاش کی راکھ چاندی کے ایک صندوقچہ میں مہاراجہ کے [illegible] میں پہنچائی گئی۔ اور کسی وقت ہندوستان میں لائی جاویگی۔

۴ ستمبر۔ لنڈن۔ مانچسٹر میں ایک انبار خانہ میں جس کا بیمہ ہو چکا تھا صبح کے وقت آگ لگ گئی۔ اس انبار خانہ میں بہت سا تیل سور کا گوشت اور اشیا خوردنی بچاس کے ... ۳ گٹھے اور ... ۴ گٹھے چائے خانہ کے اسباب کے رکھے ہوئے تھے وہ سب جل گیا۔ نقصان چار لاکھ پونڈ سے کم کا نہیں ہوا۔

چین میں لڑکیوں کی تعلیم کے لئے ایک وسیع پیمانہ کا مدرسہ قائم ہوا ہے۔

مسوری کی یونیورسٹی کے ایگریکلچر کالج میں ایک ہولسٹین نوے پونڈ روزانہ دودھ دیتی ہے۔

نئے شہنشاہ جاپان پہلی ہی دفعہ اپنی بیوی کے ساتھ گاڑی پر سوار ہوئے جاپان کی تاریخ میں یہ سب سے پہلا موقع ہے۔

کوچ بہار کے مہاراجہ جن کی علالت کی خبر گزشتہ ہفتہ دی گئی تھی وہ اس جہان فانی سے رحلت کر گئے ہیں۔ ملک معظم اور ملکہ معظمہ ڈیوک اور ڈچز آف کناٹ ویسرائے۔ لارڈ کارمیچل اور ہندوستان کے مہاراجگان نے کوچ بہار کے نئے مہاراجہ صاحب کو تعزیت نامے ارسال کئے ہیں۔

جن لوگوں کو لنڈن پولیس نے مشہور و معروف موتیوں کے ہار کی چوری کے شبہ میں روک لیا ہے۔ بتائے جاتے ہیں کہ وہ یہودی نظر آتے ہیں۔ اُن میں دو غیر ممالک کے ہیں کہتے ہیں اس ہار میں سے کچھ چیزیں پولیس نے برآمد بھی کر لی ہیں۔

یہ چوری ۱۵ جولائی کو غالباً پیرس اور لنڈن کے درمیانی مقامات میں ہوئی بتایا جاتا ہے۔ کہ اس کی قیمت ایک لاکھ پچاس ہزار پونڈ یعنی ساڑھے بائیس لاکھ روپیہ کی ہے۔

پالم کوٹہ پولیس ریزرو میں دو سپاہی تھے۔ اُن میں سے ایک نے دوسرے کے خلاف عدالت میں شہادت دی جس سے اس پر فرد جرم لگ گیا۔ مجرم نے داؤ پاکر شہادت دینے والے سپاہی کو جان سے مار دیا اور خود ہی پولیس میں جا کر اس معاملہ کی اطلاع دیدی اور خود ہی گرفتار ہو گیا۔

کانپور میں جس خوشی اور کثرت خرید و فروخت کے ساتھ گزشتہ سالوں میں کیجاتی تھی امسال ویسی خرید و فروخت یا خوشی منائی نہیں گئی۔ کسی قسم کا بیرونی جوش اس وقت نظر نہ آتا تھا۔ سب کچھ با امن و امان تھا۔ اور تھوڑی ہی دیر کے بعد پولیس واپس چلی گئی۔ عید کے میلے کے بعد ہی خاصی بارش ہو گئی۔

۲۷ اگست کی شام کو خانصاحب الفت حسین پر جو گزشتہ فروری میں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولس کے عہدے پر ترقی کر کے ممتاز ہوئے تھے ایک سپاہی نے حملہ کیا اور اُس کو قتل کر ڈالا کیونکہ اس وقت اُن کے سامنے اس کا ایک مقدمہ پیش ہونیوالا تھا۔ اس سے پیشتر انہیں خانصاحب سے اپنی بدچلنی کی سزا پا چکا تھا +

تار برقیات

۲ ستمبر لنڈن۔ انگلینڈ میں دو ٹرین ایکسپریس ریلوں کا ریل سے آگے پیچھے دوڑ رہی تھیں پچھلی ٹرین بڑے زور میں تھی اور اس سبب اگلی ٹرین کے ساتھ ٹکرا گئی۔ سرکاری طور پر کہا جاتا ہے کہ نو اشخاص ہلاک اور دس مجروح ہوئے۔ ملک معظم اور ملکہ معظمہ نے اُن کے ساتھ بڑی ہمدردی کی۔

۴ ستمبر لنڈن۔ اسی قسم کا ایک حادثہ ریلوے امریکہ میں بھی نیو سیون ریلوے بورڈ پر ظہور میں آیا۔ ایک ایکسپریس ٹرین کا ایک حصہ دھند کی وجہ سے ٹریک پر کھڑا تھا۔ جبکہ دوسرے حصہ کا اس حصہ کے ساتھ زور سے دھکا لگا۔ سولہ آدمی ہلاک اور پچاس مجروح ہو گئے۔

یکم ستمبر روما۔ وزیر خارجہ نے اڈریانوپل سے ایک دفعہ ۲ استقبال کرتے ہوئے کہا کہ غالباً اڈریانوپل ترکوں ہی کے پاس رہیگا۔ اور میں ترکوں اور بلغاریوں کے درمیان مصالحت کرانے کی کوشش کرونگا۔ اور یقین ہے کہ ان دونوں کے درمیان ایک قائم رہنے والی مصالحت ہوگی۔

۲ ستمبر لندن۔ چونکہ ترک دریائے مارٹزا کے مغرب کی جانب ہیں۔ اس لئے بلغاریوں کے جنوبی تھریس کے ان مقامات میں رہنے میں ہارج ہیں۔ جو اُن کے لئے مقرر ہوئے تھے۔

یکم ستمبر سینٹ پیٹرزبرگ۔ ارگا سے ایک تار مظہر ہے۔ کہ منگولین گورنمنٹ نے ایک برٹش سنڈیکیٹ کی افیون بلا حدود اس کی تجارت کرنے کی اجازت دیدی ہے۔

۲ ستمبر رالویڈی جنیرو۔ ۱۹۱۳ء کے پہلے سات ماہ میں برازیل سے ۱۰۰۰،۵۷۵،۱ تھیلے کافی کے باہر گئے ۱۹۱۲ء کی نسبت ۲۶،۲۰۰۰ ۲ تھیلوں کی کمی ہے۔ اور ۲۰۰۰،۲۸ ۲ کیلوگرام ربڑ برازیل سے باہر گیا۔ اس میں ۱۹۷۰۰۰ کی کمی رہی۔

۲ ستمبر شنگھائی۔ بڑی بھاری جنگ کے بعد نانکن سر ہوگیا

بہت سے باغی لوگ جنوبی پھاٹک سے بھاگ گئے "ٹائی ہاڈو" نامی رجمنٹ لایون ہل پر ابھی تک قابض ہے۔ کوچوں میں جنگ جاری ہے۔

یکم ستمبر پیکن۔ اس خبر میں بالکل سچائی نہیں ہے کہ لندن میں مشہور ہے۔ کہ یوآن شیکائی کو زہر دیا گیا ہے۔ مگر اس وقت وہ بیمار تھے۔ اور فرنچ لیگیشن کا ایک ڈاکٹر اُن کا علاج کر رہا ہے حالت روبصحت ہے۔

۳ ستمبر صوفیہ۔ بلغاری ڈیلیگیٹ جن میں جنرل ساوروف انچیف کمانڈر انچیف اور بلغاریہ کا سابق وزیر اعظم ایم ٹوچیف شامل ہیں۔ اڈریانوپل اور تھریس اور بلغاریہ کے دیگر پیچیدہ سوالات پر غور کرنے کے لئے قسطنطنیہ کو روانہ ہوگئے ہیں۔ قسطنطنیہ میں کہا جاتا ہے کہ اس گفتگو میں بڑا پیچیدہ مسئلہ دریائے مارٹزا کے دہنے کنارہ کی بابت ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ترک لوگ ڈیموٹیکا یاکیرولن اور دیگر مقامات پاس رکھنے پر اڑے ہوئے ہیں۔ مگر ممکن ہے کہ دیگر رعائتوں کی بجائے واپس دیدینے پر راضی ہو جاوے۔

۳ ستمبر سالونیکا۔ ترکی لوگ تھوڑی سی کشمکش کے بعد زنتھی پر قابض ہو گئے ہیں۔

۴ ستمبر طہران۔ گورنمنٹ سالار الدولہ کو ۸۰۰۰ تومان پنشن دینے اور اس کو اپنی جائداد پر بحال کرنے کو تیار ہے۔ سالار الدولہ اسباب چند سے اعتراض کر رہا ہے کہ مجھ کو طہران میں لایا یا فارس سے نکال دیا جاوے۔

۴ ستمبر قسطنطنیہ۔ بلغاری کمشنر کل یہاں ہو گئے۔ سادر فوجی اعزاز سے اُن کو خوش کیا گیا۔

۳ ستمبر انقرہ۔ گورنمنٹ نے دیدیگچ کے قبضہ کی بابت سوال کا بہت جلد فیصلہ کر دینے کے بارے میں دل سے دریافت کرنیکا پختہ فیصلہ کر لیا ہے۔

۴ ستمبر روما۔ روما کے پوپ صاحب سردی اور گلا بیٹھ جانے کے سبب بیمار ہیں۔

کلیسیائی خبریں

لنڈن مشنری سوسائٹی کی کلیسیاؤں کی انجمن کی طرف سے موضع سمبورن ضلع مرزاپور میں ایک عرصہ سے خداوند کی خدمت ہو رہی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۳۱ اگست ۱۹۱۳ء تک اہرنی معہ اپنے دو لڑکوں کے گوپی گنج ضلع مرزاپور میں بدست جناب پادری اے ڈبلیو میکلین صاحب بپتسمہ پایا ہے۔ اس جگہ یہ پہلا شخص ہے جس نے خداوند یسوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ قبول کیا۔ ناظرین نور افشاں سے اس نو مرید مسیحی کی ایمان کی مضبوطی اور مسیحی زندگی میں ترقی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

آئیندہ ورلڈ سنڈے سکول کانفرنس ۱۹۱۶ء میں ٹوکیو واقعہ جاپان میں ہوگی۔

بمبئی کے مسٹر بالپ چودری جو امریکہ میں تعلیم پا رہے ہیں اور میڈیکل مشنری بنکر ہندوستان واپس آنے کی تیاری کر رہے ہیں وہ گزشتہ موسم گرما میں یونائیٹڈ سٹیٹس کے مغربی حصہ میں اپنے ہی ہموطنوں کے درمیان ایونجلسٹک کام میں مصروف رہے۔ اُن کا خاص کام مدرسہ کے ذریعہ سے ہے

ہندوستان میں مشنری کام کے لئے دو لیڈیاں ولایت سے آرہی ہیں۔ اُن میں سے ایک تو لیلین مٹن لکھنؤ کے پادری ڈبلیو کمین کی بیوی بننے والی ہیں۔ اور دوسری مراد آباد کی مشن کے پادری ڈبلیو ایف کمین صاحب کی بیوی بنیگیں۔

لاہور کے لاٹ بشپ صاحب آئیندہ موسم سرما کو اپنے علاقہ کا دورہ کرینگے۔

گزشتہ سال بنگال سوسائٹی نے ۱۹۸۸۸۹ بائبلیں یا اُس کے حصے احاطہ بنگال میں فروخت و تقسیم کئے۔

باری گولا کالج کے ایک طالب علم نرمل کا رمتر نے بدست پادری جے میچل صاحب ایم اے بپتسمہ پایا۔



ایڈیٹوریل نوٹس

بھگو انداس گشتہ کی دین فروشی

ناظرین نور افشاں اس شخص سے بخوبی واقف ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ کچھ عرصہ گزرا وہ قادیان میں جا کر احمدی محمدی ہو گیا تھا۔ مگر وہاں بھی اُن کی تسلی نہ ہوئی۔ نہیں نہیں ہرگز تسلی نہ ہوئی۔ کیونکہ دلی تسلی تو اس کو مسیحی مذہب کے سوائے ملنی ناممکن ہے۔ اب مطابق بیان پرکاش لاہور مطبوعہ ۳۱ اگست کے آریہ کمار سبھا کی سرتوڑ کوشش سے بمقام بٹالہ بتقریب سالانہ جلسہ آریہ کمار سبھا شدھ کئے گئے ہیں۔ ویدک نام بھگوت دت رکھا گیا ہے۔ اب نور احمدی اُن کے اندر سے نکل گیا اور ویدک برہموچرج اُن کے اندر آ گیا ہے۔ دیکھیں یہ جلوہ کیا رنگ لاتا ہے۔ ایسے دین فروشوں کا کیا اعتبار جب آپ احمدی محمدی ہوئے تھے تو اقرار کیا تھا کہ میں نے مسیحیت کو جھوٹا اور اسلام کو سچا پایا۔ اور اب جب آریہ ہو گئے۔ تو بالضرور یہ اقرار کیا ہوگا کہ محمدی مذہب جھوٹا ہے جب بپتسمہ میں دال گلتی رہی تو مسیحیت سچا مذہب رہا۔ جب وہاں سے کسی سبب سے دل کھٹا ہوا تو محمدی ہوئے۔ اور جب وہاں بھی کچھ ہاتھ نہ آیا تو اب ویاسندی بنے۔ آریہ تو وہ کیا سب ہی ہیں جو آریہ ورت میں رہتے ہیں۔ اگر یہاں کام چلتا گیا تو بس ہمیشہ کے لئے یہ مذہب سچا ٹھہر جائیگا ورنہ خبر نہیں کہاں کی سیر کریں۔ یہ دین فروشی نہیں تو اور کیا؟ اور لیجئے آپ تو جب قادیان میں بیٹھے احمدی محمدیت کا دم بھرتے تھے تب بھی الفضل مورخہ ۳ ستمبر کے بیان کے مطابق گشتہ صاحب نے اپنے اندر کوئی تبدیلی نہیں کی۔ اور نماز وں میں بھی بہت سست رہے جن کے بغیر ہم انہیں فان تابوا واقاموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ فاخوانکم فی الدین

اپنا ہر اد رسلی نہیں بنا سکتے تھے۔ مزید براں اُن کی نسبت بہت سی شکایتیں جمع ہو گئیں۔ مگر خلیفۃ المسیح کی رحیم و کریم طبیعت نے انہیں بہت کچھ اصلاح کا موقع دیا۔ آخر جب یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی کہ وہ بعض غریب بچوں کو ترغیب دے رہے ہیں کہ تم مسیحی ہو جاؤ یا مسیحی کمپونڈ میں چلے جاؤ۔ اور بعض سادہ لوح بچے یہاں سے بھجوا بھی دیئے گئے۔ اور ایسی ہی اور اس قسم کی باتیں جن کا ذکر ان کے لئے مضر ہے تو مجبوراً اُن کو نکالدینا پڑا"

جس فقرہ پر ہم نے خط کھینچا ہے اور فقرہ وہ نہ تو ہ اور ہ کے عدد سے منکر ہو سکتے ہیں"؛ زیادہ غور طلب اور تشریح طلب ہے اُمید ہے ہمارا معاصر الفضل ان کی تشریح کر کے نو آریہ سماج کو اُن کی بابت متنبہ کر دیگا تاکہ کہیں وہ بھی ایسے دھوکے میں نہ آجائے جیسے آپ آچکے ہیں۔ ایسے شخص سے ہمیشہ خبردار رہنا چاہئے۔

مچھروں کے ساتھ جنگ

{ انگریزی سائنس نے ثابت کر دیا ہے کہ ملیریا بخار

اکثر اُن ملیریائی کیڑوں سے پیدا ہوتا اور انسان کو لگ جاتا ہے جو اکثر انسان اور حیوان کے جسموں پر ہوتے ہیں۔ اور اُن میں سے ایک خاص قسم کے مچھر اس مرض کا خاص باعث ہیں جن کو "انو فیلیس" کہتے ہیں۔ اس بنے شہر بمبئی میں ایک کمیٹی قرار پائی ہے جو مچھروں کے مارنے والوں کو انعام تقسیم کرتی ہے۔ جو اشخاص اس کام میں مشغول ہونا اور انعام لینا چاہتے ہیں۔ چاہئے کہ وہ ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کرے بلکہ آدھ آنے کا ٹکٹ بھیجدے تاکہ وہاں سے اس مطلب کے کاغذات اور ہدایات آجاویں۔ اگر پانچ آدمی جو ایک ہی خاندان میں سے ہوں اکٹھے پانچ کاغذ منگانا چاہتے ہیں تو اُن کو ڈاک محصول کے لئے کچھ اور دینا نہیں پڑیگا۔ یہ جنگ ۱ ستمبر سے ۳۰ ستمبر تک جاری رہیگا۔ اس کمیٹی میں بڑے بڑے عالم فاضل اور ذی مرتبہ و منصف اصحاب شامل ہیں جن کے نام نامی شائع کرنیکی ضرورت نہیں۔ پتہ یہ ہے

سکرٹری مرا نمبر ۹ تاج بلڈنگ ہارنبے روڈ بمبئی۔

انعامات

پہلا انعام	یک انعام	مبلغ ۵۰ روپیہ کا
دوسرا انعام	۲ انعام	مبلغ ۲۰ روپیہ فی انعام
تیسرا انعام	۱۰ انعام	مبلغ ۱۰ روپیہ فی انعام
چوتھا انعام	۴۰ انعام	مبلغ ۵ روپیہ فی انعام
پانچواں انعام	۱۵۰ انعام	ہر ایک کو کُٹل کا ایک صندوق اور جھنکا
چھٹا انعام۔	۳۰۰ انعام	ہر ایک کو ایک گٹمل چیز فونیکا صندوق

نور افشاں اور اُس کے ہمدردوں سے اپیل

{ اخبار نور افشاں ایک عرصہ سے جاری ہے اس کا مقصد جیسا ناظرین

و شائقین کو معلوم ہے مسیحی مذہب اور اس کے متعلقین کی خدمت گزاری ہے۔ اس نے جیسی خدمات انجام دی ہیں وہ ہمارے معاونوں اور سرپرستوں کو بخوبی معلوم ہیں۔ لیکن ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے۔ بعض احباب اس بات کا بھی گلہ کیا کرتے ہیں "نور افشاں میں کچھ نہیں ہوتا جس کی وجہ سے لوگ اسے پڑھنے کے لئے تیار ہوں"۔

"ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ایڈیٹر کوئی صاحب کرامات آسمانی فرشتہ نہیں جو زمین و آسمان کے حالات پر حاوی ہو۔ اور دنیا کے تمام ملکوں کی خبریں اُسے ہر روز معلوم ہوتی رہیں۔ اور اُن سے وہ آپ کی دعوت طبع کرے۔ اخبار کا کام لائق مضامین نگاروں کی قلمی مدد کے بغیر نہیں چلا کرتا منہ مسلمان اخبارات دیکھئے کہ ایک ایک اخبار کے بیسیوں وقائع نگار ہر بڑے شہر میں موجود ہیں۔ مگر نور افشاں ایسے کرمفرماؤں کی سرپرستی سے محروم ہے۔ ہم اپنے اہل قلم مسیحی دوستوں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ گاہے بگاہے مدد دیا کریں۔ اچھے دلچسپ دینی یا غیر دینی علمی ادبی تاریخی سائنسی مضامین جس سے پڑھنے والوں کو فائدہ پہونچنے کی اُمید ہو بینگ تکلف بھیجدیجئے شکریہ کے ساتھ اخبار ہذا کے کالموں کی زیبائش ہونگے"۔

ایک نامی اہل قلم کی طرف سے علمی اعانت کا وعدہ

مذکرہ بالا مضمون کے ضمن میں ہم نور افشاں کے سرپرستوں کو یہ خوشخبری دینا چاہتے ہیں کہ ہم نے مسٹر بے آر رائے صاحب جرنلسٹ لاہور سے مسلسل مستقل قلمی مدد کا وعدہ کر لیا ہے آپ کے وہ نہایت دلچسپ پُر از معلومات اور عالمانہ مضامین "رگ وید دھرم اور سائنس"۔ اور "بائبل اور سائنس"۔ شائع ہو چکے ہیں۔ مذکورۃ الذکر مضمون کے بیان میں ہمارے مکرم دوست نے ان تنگ دل اور متعصب آریہ مہاتماؤں کی نکتہ چینیوں کا جواب دیا ہے۔ اس مضمون سے ہمارے ویدانتی دوست گھبرا گئے جب جواب بن نہ آیا تو گالیوں پر اُتر آئے جو آریوں کا معمول ہے رائے صاحب نے دوبارہ ایڈیٹر صاحب کو چیلنج دیا ہے کہ وہ ہمارے بیان کی تردید کریں اور اپنے رگ وید دھرم کے مہاتموں کو سائنس کے مقابلہ میں صحیح ثابت کریں۔ ورنہ اپنے دعوے کو واپس لیں۔

ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ مسٹر رائے کا اپنے ناظرین سے تعارف کرا دیں۔ آپ نے بارہ سال ہوئے لاہور کے نولکھا پریسبٹیرین گرجا میں بپتسمہ پایا اور خداوند پر ایمان لا کر علی الاعلان اقرار کیا۔ آپ ضلع ہوشیارپور کے باشندے اور ایک شریف راجپوت گھرانے سے ہیں۔ نو سال سے آپ کا پیشہ نوشت و خواند چلا آتا ہے پہلے پہل پیسہ اخبار میں اخبار نویسی کا کام سیکھا اور وہاں کوئی چار پانچ برس تک سب ایڈیٹری کا کام کرتے رہے۔ اخبار ہندوستان کے منیجر اور ایڈیٹر بھی رہے۔ کوئی دو سال رسالہ ترقی کے چلانے میں پادری طالب الدین صاحب اور پادری کینن علی بخش صاحب کے معاون رہے۔ سنہ ۱۹۱۱ء کے شروع میں آپ لندن چلے گئے۔ اور وہاں ایک تھیالاجیکل سمنری میں ٹیوٹر کے اہم فرائض انجام دیتے رہے۔ سوا سال بعد وہاں سے چھوڑ کر پھر لاہور واپس چلے آئے اور اپنا پُرانا مشغلہ اختیار کر لیا۔ رسالہ ادیب الناظر زمانہ وغیرہ نامی اردو رسالوں میں آپ کے سائنسی ادبی تاریخی مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اول الذکر رسالہ میں جو افسوس ہے جولائی سے بند ہو گیا ہے "تمادر ربانی العالم" کے عنوان سے ایک محققانہ اور پُر از معلومات سائنسی سلسلہ مضامین لکھا تھا جس کی ملک میں ایک بڑی شہرت ہوئی تھی رسالہ ادیب نے آپ کی علمی و ادبی خدمات کے اعتراف میں آپ کا فوٹو شائع کیا۔ اور کھلے لفظوں میں رسالہ ادیب نے احسان کا اقرار کیا۔ جو آپکے عالمانہ مضامین کی وجہ سے اس پر چھا گیا تھا۔ ہمعصر آزاد کانپور نے چند ماہ ہوئے آپ کے ایک مضمون پر ریویو کرتے ہوئے یہ لکھا تھا کہ مسٹر رائے صاحب نوجوان آدمی ہیں۔ مگر اپنے علمی و سائنسی مضامین کی بدولت تھوڑے ہی عرصہ میں ملک کے نامی اہل قلم کی صف اوّل میں شامل ہو گئے ہیں۔ مسٹر رائے نے علمی مضامین کو اپنا خاصا بنا رکھا ہے۔ وغیرہ اور چند مسلمان اخبارات نے بھی آپ کے مضامین کو بہت سراہا ہے۔ اور قدر و عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ہمارے نوعمر دوست کا سن تیس سال کا ہے۔ مگر جو علم و فضل آپ نے پیدا کیا ہے۔ اس پر آپ کے ہم عمر اور ہم چشموں کو رشک آتا ہے۔ مسٹر رائے ہر فن مولا ہیں بہت سے پادریوں سے زیادہ تھیالوجی اور مذاہب سے واقف ہیں۔ فلسفہ تاریخ۔ علم ادب۔ طب۔ سائنس۔ علم الافلاک وغیرہ وغیرہ کئی علوم میں معقول دستگاہ رکھتے ہیں۔ العصر زمانہ۔ الناظر وغیرہ نامی رسائل میں جو مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں اس سے آپ کی گرانگوں علمی لیاقتوں کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے۔ آپ سادگی پسند محب وطن خلیق ملنسار۔ دیندار مسیحی آدمی ہیں یہ باتیں آپ کے دوست آشناؤں کو بخوبی معلوم ہیں۔ یہ نور افشاں اور ہمارے معاونین کی خوش قسمتی ہے کہ ایک ایسے گرانمایہ خوبیوں کے مشاق اور مشہور اہل قلم کی طرف سے ہمارے وعدہ سبقت کرنے پر ہمیں علمی امداد کا وعدہ نصیب ہو گیا ہے۔ ہمیں اُمید ہے۔ نور افشاں کے مسیحی ناظرین مسٹر رائے کی تحریروں کو عزت و وقعت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے مستفید ہونگے۔ اور اخبار کی اشاعت بڑھانے میں دل و جان سے کوشش کرینگے۔

بائبل کی حیرت افزا اور تسلی بخش اشاعت

بعض بائبل سوسائٹیوں کی رپورٹ سے بڑی تسلی بخش اور حیرت افزا خبر تمام دنیا میں بائبل کی اشاعت کی جانب سے بڑی دل خوش کن آئی ہے۔ کہ خدا کے کلام کا بیج کس کثرت سے دنیا میں بویا جا رہا ہے۔ اس کی مثال دنیا کی بہت سی بائبل سوسائٹیوں میں سے چند ایک رپورٹ سے یہاں دینی کافی سمجھی جاتی ہے۔ گزشتہ سال میں برٹش اور فارن بائبل سوسائٹی نے بائبل کی جس قدر جلدوں کی اشاعت کی ہے۔ اس کی تعداد ۸۹۹۰۰۰۰ جلدیں ہیں۔ سکاٹلینڈ کی بائبل سوسائٹی نے ۲۹۹۸۵ جلدیں شائع کی ہیں۔ اور امریکن بائبل سوسائٹی نے ۴۹۱۱۰۰ جلدیں مشتہر کی ہیں۔ یہ کل تعداد ۳۰۸۵۹۵۴ جلدیں بائبل یا اس کے حصوں کی ہیں جو صرف انگریزی میں کل دنیا کے اندر شائع ہو چکی ہیں۔ اردو اور دیگر ایشیائی اور یورپین زبانوں میں بائبل کی اشاعت کا حساب اس سے خارج ہے۔ یہ وہ جلدیں ہیں جو صرف مشنریوں کے ذریعہ فروخت یا تقسیم کی ہیں اور اگر اس میں وہ تعداد بھی شامل کر دیجائے جو تجارتی طور پر فروخت ہوئی ہیں۔ اور آکسفورڈ نیلسن اینڈ سنز دی انٹرنیشنل جیسی بڑی بڑی بائبل سوسائٹیوں کی طرف سے فروخت ہوئی ہیں۔ یا دیگر اسی قسم کی چھوٹی چھوٹی سوسائٹیوں نے شائع کی جن کی رپورٹ تا حال نامعلوم ہے۔ تو صاف ظاہر ہو جائیگا کہ بائبل کی اشاعت کس قدر زور سے ہو رہی ہے۔ کلام الٰہی کا بیج کس سرگرمی سے بویا جا رہا ہے۔ کیا ایسی سرتوڑ اور پرمحبت کوشش کے سامنے نا اُمیدی کی اُمید ہو سکتی ہے؟ کیا اس میں خدا کا ہاتھ نظر نہیں آتا؟ کیا یہ بیج جو بویا جا رہا ہے۔ بالضرور نہ اُگیگا؟ کیا اس کا بیج بونے والوں کو نہ ملیگا؟ مالک دیکھتا ہے اور ضرور بالضرور اس کا اجر دیگا۔

ہیرٹ پور آئرٹن پریسبٹیرین مشن کے دو مناد سوتے وقت پانی کے سیلاب میں مبتلا ہو گئے۔ کہتے ہیں کہ جب پانی اُن کے سینہ تک آ پہونچا تو وہ جاگے اور ایک اونچی جگہ پر جا کر اُنہوں نے پناہ لی اور بچ گئے۔





افرودیتے دیوی اور مسیح کی صلیب

گازا واقعہ فلسطین کے بشپ پارفری کی سوانح عمری میں افرودیتے دیوی کے بت اور مسیح کی صلیب کی بابت ایک بڑا دلچسپ اور پرتعلیم واقعہ مذکور ہوا ہے۔ جس سے مسیح کی صلیب کی تاثیر کا ایک عمدہ نمونہ ملتا ہے۔ بشپ صاحب کہتے ہیں کہ جب ہم شہر (گازا) میں آئے اور اس جگہ پہنچے جو چوراہا کہلاتا ہے۔ تو وہاں ہم نے سنگ مرمر کا ایک بت دیکھا جس کی بابت لوگ کہتے تھے۔ کہ یہ افرودیتے کا بت ہے۔ یہ بت پتھر کے ایک چبوترے پر نصب تھا۔ اور بت کی شکل اس عورت کی سی تھی جو مادرزاد برہنہ ہو۔ اور سب لوگ اس بت کی تعظیم کیا کرتے تھے۔ خصوصاً اس عورت کی جس کا بت نما ہوا تھا۔ اور لوگ اس کے آگے چراغ اور خوشبویاں جلایا کرتے تھے۔ لوگ کہا کرتے تھے کہ یہ دیوی خواب میں ان لوگوں کو جواب دیا کرتی ہے جو شادی کا امتحان کرنا چاہتے ہیں مگر وہ جھوٹ بول بول کر ایک دوسرے کو دھوکھا دیا کرتے تھے۔ اور اکثر جب دیوتا ان کو شادی سے منع کر دیتا اور وہ لوگ اس کی بات کا یقین نہ کر کے آپس میں شادی کر لیا کرتے تو بدقسمتی سے ان کی یا تو طلاق تک نوبت پہنچ جایا کرتی تھی یا ان کی زندگی تلخ ہو جاتی تھی۔ ..... جب ہم اس جگہ پہنچے جہاں مذکورہ بالا دیوی افرودیتے کا بت نصب تھا اور مسیحی لوگ مسیح کی بیش قیمت لکڑی یعنی مسیح کی صلیب پہنے ہوئے تھے) تو دیو نے جو اس بت میں رہا کرتا تھا۔ مسیح کی صلیب کو دیکھا اور اس کی برداشت نہ کر سکا تو نہایت سراسیمگی اور پریشانی کے ساتھ سنگ مرمر کے اس بت میں سے نکل گیا۔ اور اس بت کو بھی گرا دیا۔ اور ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ اور ان دو آدمیوں میں سے جو اس بت کے پاس کھڑے تھے گزرتے ہوئے مسیحیوں کا تمسخر کر رہے تھے ایک کا تو سر توڑ دیا اور دوسرے کا ایک کندھا اور کلائی توڑ ڈالی۔

وید خدا کی طرف سے نہیں ہیں

سب سے عمدہ اور اعلیٰ پہچان کسی کتاب کے من جانب اللہ اور نجات اور تعلیم اور نصیحت کے لئے کافی ہونے کی یہ ہے۔ کہ اس کتاب میں الہی صفات موجود ہوں۔ اور صلح اور امن کی تعلیم پائی جاوے۔ اور محبت اور سلوک اس کتاب سے پیدا ہو۔ قدرت کا ایک قانون یہ ہے۔ کہ خدا نیکوں اور بدوں دونوں پر اپنا سورج اگاتا ہے۔ اور راستبازوں اور ناراستوں ہر دو پر مینہ برساتا ہے۔ مگر وید ہم کو اس قانون کے برعکس تعلیم دیتے ہیں۔ اور دشمنوں کی ہلاکت کے لئے پرارتھنا کرنی سکھاتے ہیں چنانچہ سوامی دیانند کے یجروید بھاشیہ میں رشی پرماتمن سے یہ دعا کرتا ہے کہ "ہے پرماتمن . . . میں بکرودھ یا دشمنوں کی ہلاکت کے لئے ...... آپ کو اپنے دل میں قایم کرتا ہوں۔" (یجروید ۱۷:۱) پھر جائز و ناجائز طریقوں سے مخالفوں کو ہلاک کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ دیکھو یجروید بھاشیہ ۲۸:۱ "اے انسان . . . جس طرح بھی دشمنوں کو ہلاک کیا جا سکے اسی قسم کے کاموں کو کر کے سدا ہی راحت سے زندگی بسر کر" اور پھر بینا معقول دعا مانگی جاتی ہے۔ اور اسی طرح دعا مانگنے کا نمونہ ہم کو دیا جاتا ہے کہ "ہے پرماتمن آپ کی کرپا سے ہم لوگوں کے لئے پانی اور اناج وغیرہ نباتات سرشٹ متر (دوست) کی مانند ہوں" (یجروید ۲۲:۹) ایسی دعائیں مانگنا قانون طبیعت اور عقل کے خلاف ہے۔ عقل ایسی تعلیم کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ نہ صرف ہم بلکہ سوامی جی بھی خود اس قسم کی دعا کرنے کے خلاف ہیں۔ چنانچہ ستیارتھ پرکاش کے ساتویں سملاس میں ایشور پرارتھنا کا مضمون درج کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں "اس قسم کی پرارتھنا کبھی نہ کرنی چاہئے۔ اور نہ پرمیشور اس کو قبول کرتا ہے۔ جیسے کہ یہ ہے۔ کہ اے پرمیشور آپ میرے دشمنوں کو فنا کرو مجھ کو سب سے بڑا بناؤ۔ میری ہی نیک نامی ہو اور سب میرے ماتحت ہو جائیں وغیرہ وغیرہ۔ کیونکہ اگر دونوں دشمن ایک دوسرے کی فنا پر پرارتھنا کریں۔ تو کیا پرمیشور دونوں کو فنا کر دیوے" وغیرہ۔ پس وید نہ تو خدا کی طرف سے ہیں اور نہ کوئی اخلاقی اور مجلسی سبق سکھا سکتے ہیں اور نہ ہی نجات کا وارث بنا سکتے ہیں۔

اس لئے ہم ایک اور کتاب کی جانب آپ کی توجہ کو مبذول کرتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ:-

---

انجیل سبق آموز اور نجات بخش کتاب ہے

جس میں گنہگاروں کے لئے نجات کی امید اور اس کا بڑا عظیم الشان اور تسلی بخش اور کافی انتظام کیا گیا ہے۔ اور ساتھ ہی دنیا میں مفید اور اعلیٰ زندگی بسر کرنے اور ابنائے جنس کے ساتھ سلوک کرنے کی افضل ترین ہدایات اور احکام بخشے ہیں۔ منجملہ دیگر بہت سے حسن سلوک کے علاوہ چند ایک کا ذکر بیان کیا جاتا ہے۔ مسیح خداوند نے فرمایا "تم سن چکے ہو کہ کہا گیا تھا اپنے پڑوسی سے محبت رکھ اور اپنے دشمن سے عداوت۔ لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں سے محبت رکھو اور اپنے ستانے والوں کے لئے دعا مانگو۔ تاکہ تم اپنے باپ کے جو آسمان پر ہے بیٹے ٹھہرو۔ کیونکہ وہ اپنے سورج کو بدوں اور نیکوں دونوں پر چمکاتا ہے۔ اور راستبازوں اور ناراستوں دونوں پر مینہ برساتا ہے کیونکہ اگر تم اپنے محبت رکھنے والوں ہی سے محبت رکھو تو تمہارے لئے کیا اجر ہے۔ کیا محصول لینے والے بھی ایسا نہیں کرتے؟ اور تم فقط اپنے بھائیوں ہی کو سلام کرو تو کیا زیادہ کرتے ہو؟ کیا غیر قوموں کے لوگ بھی ایسا نہیں کرتے؟ پس چاہئے کہ تم کامل ہو جیسا تمہارا آسمانی باپ کامل ہے" (متی ۵: ۴۳ سے ۴۸)

ایک روپیہ انعام

ہمارے ایک مسلمان دوست کے ہاں بفضل خدا ایک فرزند نرینہ پیدا ہوا ہے۔ ہم ان کو مبارکباد دیتے ہیں۔ وہ صاحب اس کے لئے ایک تاریخی اور ایسے نام کی تلاش میں ہیں جس میں اسلامی بو اور سنہ [illegible] میں موزوں ہو۔ جو مہربان ایسا نام تجویز کر کے دفتر نور افشاں میں ارسال فرمادینگے وہ علاوہ شکریہ کے ایک روپیہ (عہ) انعام کے بھی مستحق ہونگے۔ سب سے عمدہ نام بھیجنے والا انعام کا حقدار ہوگا۔

مراسلات

مذہب

مذاہب جو بیت و رسم اور دنیوی عقل کی ایجاد ہیں اُن کا نادان حبیب تعصب دیکھ کر اللہ والوں کی عقل حیران ہوتی کہ یہ ستائے کیا کرتے ہیں۔ بے جا و نادان حبیب جوش میں آکر جہلا کو ایسا بھڑکا دیتے ہیں کہ اُن کو نیکی و بدی کی سدھ بھی نہیں رہتی۔ وہ دور کیوں جائیں۔ کانپور کے غسلخانہ کا معاملہ ہی دیکھ لو کہاں بول براز کی جگہ کہاں خدا کا گھر۔ بے جا تعصب سے چار اینٹوں کی جگہ کے واسطے درجن آدمیوں کا کشت و خون ہو گیا۔ پوچھو کہ یہی کیا یہی اسلام ہے۔ یہی اخلاق احمدی ہے کیا یہی خلق محمدی ہے۔ جس کے واسطے عالمگیر اخوت کا غل مچائے رکھتے ہو۔ مجھے تو ان سادہ لوحوں کی عقل پر حیرانی ہے۔ کسی جگہ کی چار اینٹیں گرانے سے خدا کا گھر گر جاتا ہے۔ آہ کیسے بے سمجھ لوگ ہیں۔ خدا جو ہر جگہ حاضر و ناظر ہے ہمہ جا محیط کل ہے ہاتھ کی بنائی ہوئی ہیکلوں میں مقید ہے؟ کیا کانپور ہی کی مسجد کے زیر سایہ اس کا غسلخانہ نہ تھا۔ اگر واقعی یہی بات ہے تو کیا وہ اپنے غسلخانہ کو بچا نہ سکا۔ جو اتنے آدمیوں کا خون کروا دیا۔ ذرا سوچو۔ یہ صرف مذہبی تعصب کے جھگڑے ہیں۔ اللہ والے سمجھتے ہیں کہ اس میں کوئی حقیقت نہیں۔ آج اگر ایک غسلخانہ کے گرانے سے خدا کی بے عزتی ہو گئی تو اس دن خدا کی عزت کہاں تھی اور مسلمان کہاں چلے گئے تھے۔ جبکہ دکن میں اورنگ زیب نے ایک مسجد کی نیو تک اکھڑوا دی تھی۔ کہتے ہیں کہ اورنگ زیب کو زر بیکار بڑا لالچ تھا۔ اس کو پتہ لگا کہ دکن میں کسی جگہ خزانہ مدفون ہے۔ اور وہ ایک فقیر کو معلوم ہے۔ اسلام کا غیرت مند بادشاہ فقیر کے پاس پہنچا۔ اس سے دریافت کیا۔ فقیر نے کہا کہ تم کو ہم فقیروں کو خزانوں سے کیا واسطہ۔ لیکن بادشاہ کہاں مانتا تھا۔ سجدہ ہوا۔ جب فقیر نے دیکھا کہ بادشاہ کسی طرح نہیں مانتا تو کہا کہ فلاں مسجد کے نیچے خزانہ مدفون ہے۔ فقیر کو تو یہ خیال تھا کہ ایسا مذہبی متعصب غیرتمند مسلمان بادشاہ خانہ خدا کو خزانہ کے لالچ میں تھوڑا ہی گرا دیگا۔ مگر اورنگ زیب نے اکھڑوا دیا نہ تا نیو مسجد کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ اُس وقت تو کوئی کشت و خون نہ ہوا۔ خزانہ کیا خاک نکلنا تھا۔ آج بھی تو وہی اسلام ہے۔ ابھی تو کل کا ذکر ہے سکھا شاہی میں مسجدیں اصطبل بنی ہوئی تھیں۔ سنہ ۱۸۹۸ء کا ذکر ہے۔ میرے ایک مسلمان دوست تھے جو ریاست جموں میں بعہد مہاراجہ گلاب سنگھ ریاست میں اہلکار رہے تھے۔ وہ بیان کرتے تھے کہ ریاست کی مسجدوں میں عام طور پر خنزیر (سور) پھرتے ہیں۔ جا بجا مسجدوں میں بندوں کا میلا ہے۔ مسجد میں گویا سیوں کے گھر ہیں۔ سردار لوگ جب سور کا شکار کرتے ہیں تو مسلمانوں سے اٹھوا کر گھروں کو لیجاتے ہیں۔ میں پوچھتا ہوں کہ اس وقت اسلام کے غیرتمند کہاں تھے۔ جو آج صرف غسلخانہ کے گرائے جانے پر اس قدر شور و شر مچا دیا۔ یہ گورنمنٹ انگریزی کے عدل و انصاف۔ رحم و مہربانی کی طفیل ہے۔ گویا

گرم ہائے تو مارا کرد گستاخ

ایک مسلمان صوفی کہتا ہے کہ

تا ایمان کفر و کفر ایمان نشود۔ یک بندہ حق مسلمان نشود
تا مدرسہ و مینارہ ویران نشود۔ یک کار قلندری بسامان نشود

ایک اور کلمہ گو مسلمان صوفی یوں در افشانی کرتے ہیں۔

چہ تدبیر اے مسلماں کہ من خود را نمے دانم
نہ ترسا و یہودیم نہ گبرم نہ مسلمانم۔

برادران اسلام کیا ہو گیا آپ سب اسباب پر متفق نہیں ہیں کہ مسجد کے غسلخانہ گرا دینے سے اسلام گر جاتا ہے۔ یار گیا ہے۔ مرزائی مسلمان اس کے ساتھ اتفاق نہیں کرتے۔ لاہور کا اخبار ملت جو ایک طرح مسلمانان پنجاب کا آرگن ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ وہ ۔

"مسجد کانپور کے اگر دو واقعہ کے متعلق ہم نے لکھا ہے کہ جو حصہ مسجد کا گرایا گیا تھا وہ مسجد کا حصہ نہ تھا۔ بلکہ جیسا کہ متولیوں کے بیانوں اور اُن کے قائمقاموں کے اظہارات سے معلوم ہوتا ہے وہ ایک وضو خانہ تھا۔ جو رسول کریم کے زمانہ میں نہ ہوتا تھا۔ اس نے اُس کو مسجد کا حصہ قرار دے کر پبلک کو جوش دلانا سوائے بد امنی پھیلانے کے اور کوئی نتیجہ پیدا نہ کریگا......

جن ہمارے فرضی محبان ملت کو جنگ طرابلس کے وقت سے فنڈوں کی فراہمی اور اُن کی بدولت گلچھرے اُڑانے کے موقعے ملے ہیں۔ وہ غریب قوم کا پیچھا کبھی نہیں چھوڑینگے۔ بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا۔ شان ایزدی ان کو کوئی نہ کوئی موقعہ اسی قسم کا دے ہی دیتی ہے جس سے اُن کو ہاتھ رنگنے کا خوب ہی ذریعہ مل جاتا ہے۔ کبھی حفاظت کعبہ کا بہانہ ہے۔ کبھی حفاظت مساجد کا ترانہ ہے۔ غرضیکہ یہ قومی دیوانے دیوانہ بکار خویش ہشیار کے نظارے دکھا دکھا کر ایسی حالت پیدا کر رہے ہیں جس کا نتیجہ سوائے اس کے اور ہو نہیں سکتا کہ مسلمان کہلانے والے بنی اسرائیل کی طرح اپنی مہلک غلطیوں کا مہلک خمیازہ بھگتیں۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ جن لوگوں نے خود مساجد فروخت کیں۔ مساجد کی زمین پر قبضہ کیا۔ مساجد کے اینٹ چونے سے مکانات تعمیر کرائے جنہوں نے قبروں کو اکھیڑ کر صد سالہ مردوں کی ہڈیاں زاغ و زغن سگ و شغال کے آگے پھینک دیں۔ وہ آج کانپور مچھلی بازار کی مسجد کے ستارہ کو ایک ذریعہ بنا کر اچھل کود مچا رہے ہیں .... مسلم گزٹ۔ الہلال۔ زمیندار۔ کامریڈ ہمدرد وغیرہ نے کانپور کی مسجد کے واقعہ کو رائی کا پہاڑ بنا کر دکھایا ہے۔ یہی قصور اُن کا اسلام کی نظر میں اتنا مہیب ہے کہ اگر کسی حیہ او عالم باعمل مفتی و قاضی سے ان کے خلاف فتویٰ لیا جاوے تو درے کوڑوں کے ان کی پشت بجائے چار پشتوں تک سدھر جائے۔ اسی فتنہ پردازی پر اکتفا نہ کر کے اُن کا ہندوستان کو دار الحرب بنانا اور مسلمانوں کو فساد پر آمادہ کرنا اسلام کی نظروں میں ان لوگوں کو کشتنی و گردن زدنی قرار دیتا ہے .... آپ وہی شیر وغیرہ ہندوستانی مسلمان ہیں نا کہ جنہوں نے ہزار

سال اسلامی حکومت کی دھجیاں بکھیر کر رکھ دیں۔ آپ وہی ہیں نا آپ کی موجودگی میں ایک لوٹیرے روہیلے غلام قادر نے شاہ عالم کی آنکھیں خنجر سے نکالدیں۔ کیا یہ آپ ہی ہیں نا کہ جن کی آنکھوں کے سامنے شاہی مساجد مرہٹوں اور سکھوں کے اصطبل بن رہی تھیں۔ اور کیا آجتک کئی ریاستوں میں آپ کی مساجد سے بدتریں سلوک نہیں کئے جاتے۔ آپ وہی غیور ہیں نا کہ جن کے سامنے مسجد میں گؤخانہ بن گیا۔ اور میرا بھائی لاہوتا ہے کہنے کے سوا کچھ بن نہ آئی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اگر انگریز آپ کے بدخواہ ہوتے تو آپکو مٹا دینے میں آپ کو خاک میں ملا دینے آپ کو تلوار کے گھاٹ اتار دینے میں۔ آپ کو شودر بنا دینے میں کون سی شئے اُن کے مزاحم تھی؟" ۔۔۔۔۔ الخ

واقعی ملت نے سچ لکھا ہے۔ مسلمانان ہند اس پر غور کریں۔ میں پھر کسی وقت ہندوستان کے اسلام کا اسلامی ممالک کے مسلمانوں سے مقابلہ کر کے دکھاؤنگا کہ کون سا ملک دارالحرب ہے اور کون سا دارالامان ہے۔ اب بس کرتا ہوں طوالت منظور نہیں۔ برادران

بزباں تسبیح و در دل گاؤ خر
ایں چنیں تسبیح کے دارد اثر۔

مرقومہ۔ واعظ

قصور کے پریسبٹیرین گرجہ گھر کو جلانیکی کوشش

۴ ستمبر ۱۹۱۳ء کو منگل کے دن دوپہر کے ایک بجے کے قریب تین مسیحی بچے قصور کے گرجہ گھر کے متصل کھیل رہے تھے۔ کھیلتے کھیلتے اُن کی توجہ گرجہ گھر کی طرف مبذول ہوئی اُنہوں نے دیکھا کہ گرجہ گھر کے اندر سے دھواں اُٹھ رہا ہے۔ بچوں نے دوڑ کر اپنی والدہ سے خبر کی۔ خبر پاتے ہی وہ عورت اور مسٹر سوہنے خاں جو مشن کا ملازم ہے بڑی تیزی کے ساتھ دوڑتے ہوئے گرجہ گھر کی طرف آئے۔ دروازہ کھولکر دیکھا کہ تمام گھر دھوئیں سے بھرا ہوا ہے۔ مگر آگ قریباً بجھ گئی تھی۔ پنکھے کی رسیاں سلگ رہی تھیں اُنہوں نے فوراً مسٹر بھگو ناپال لائسنشیٹ اور دیگر بھائیوں کو خبر دی۔ وہ سب کے سب دوڑتے ہوئے آئے اور دیکھا کہ کسی نے گرجہ کے دروازہ کے قفل کو کھولکر آگ لگا دی ہے۔ قفل معمولی پنجابی طرز کا بنا ہوا تھا۔ اور اُسکا کھولنا اور بند کرنا آسان تھا۔ پادری ایف۔ پی میکسکی صاحب کو بھی خبر دی گئی۔ وہ بھی فوراً تشریف لے آئے۔ اندر جا کر دیکھا کہ کسی شخص یا شخصوں نے پلیٹ فارم کے دونوں طرف کی چٹائی۔ عشائے ربانی کی میز ایک کرسی اور ایک موڑھا کلاک اور پلپٹ کے اوپر کی چادر۔ اور مخمل کا کشن بنچوں کے اوپر جو گرجے کے بیچ میں پڑی تھیں اکٹھی رکھ کر سرکنڈوں کے وسیلے سے آگ لگا دی ہے۔ چنانچہ ۳ انچوں میں سے چار نہیں پلپٹ اور بائبل اور گیت کی کتاب بچ گئیں۔ اور باقی سارا اسباب کم و بیش جل گیا ہے۔ تعجب ہے کہ آگ لگانے والوں نے بائبل اور گیت کی کتاب کو نہیں جلایا۔ بلکہ پلپٹ کے اوپر سے چادر اور گدا نکالکر تو جلا دیا۔ مگر پلپٹ اور کتابوں کو نہیں جلایا۔ پادری میکسکی صاحب نے یہ حال دیکھ کر اسی وقت پولیس میں رپورٹ کر دی اور پولیس اسی وقت سے تفتیش کر رہی ہے مگر اب تک کوئی پتہ نہیں ملا۔

آج ۸ ستمبر کی صبح کو بندہ اور مسٹر سکھ دیال نے یہاں آکر گرجہ گھر کو باہر اور اندر سے دیکھا۔ دیکھنے سے معلوم ہوا کہ جلانے والوں نے پہلے کھڑکیوں کی جالی کو کاٹ کر کھڑکی کے وسیلے اندر گھسنے کی کوشش کی۔ مگر اس میں کامیابی نہیں ہوئی۔ بعد میں قفل کھولکر اندر جا کر آگ لگا دی۔ اگرچہ گرجہ گھر کی دیواریں دھوئیں سے سیاہ ہوگئی ہیں۔ اور گرمی کے سبب سے دروازوں اور کھڑکیوں کا روغن خراب ہوگیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آگ لگانے والے نے سب کچھ بیچ میں رکھکر آگ لگا دی کہ اس کے وسیلے سے تمام گھر جل جاویگا۔ مگر چونکہ سوائے ایک کھڑکی کے باقی دروازے بند تھے۔ اور ہوا کی آمدورفت کے لئے سارے دروازے نہیں کھلے تھے۔ اس واسطے آگ خود بخود ہی بجھ گئی۔

راقم۔ پادری نتھانیل۔ پریسبٹر۔

کنونشن کا جمع خرچ

راولپنڈی ۲۴ مئی ۱۹۱۳ء

عزیز دوستان

یہ امر واضح و لائح ہے۔ اور عموماً ایسا ہی متصور ہوتا ہے کہ سیالکوٹ کنونشن اپنی عین ابتدا ہی سے اپنے دوستوں کے برضا و رغبت دیئے ہوئے چندوں سے اپنی ضروریات مہیا کرتی اور سنبھال جا رہی ہے۔ ان دوستوں نے بڑا شریفانہ کام کیا۔ فیاضی کے ساتھ چندے دیئے اور خود غرضی کو مطلقاً کام میں نہیں لائے۔ اسی وجہ سے کنونشن کے پاس اس وقت ماسوائے ضروری سامان کے ایک ہزار روپیہ کا خاص فنڈ موجود ہے۔ جو سال بسال کنونشن کو جاری رکھنے کی غرض سے اس کی ضروریات مہیا کرنے میں خرچ کیا جاتا ہے۔ تاوقتیکہ عام اوقات سے چندہ نہ آجائے۔

گذشتہ سال کی آمدنی اور خرچ کے ایک مختصر نقشہ سے جو ذیل میں درج ہے۔ کنونشن کے دوستوں کو بخوبی معلوم

ہو جاویگا کہ اُس کی مالی حالت کیسی ہے۔ اور نسبتاً آیندہ سال کی ضروریات کیا ہیں۔

	آمدنی (پائی - آنہ - روپیہ)	خرچ (پائی - آنہ - روپیہ)
کھانے کا خیرہ (انگریزی خوراک)	۹-۹-۹۸۴	۹-۱۰-۹۱۶
دیسی باورچی خانہ	۶-۹-۶۶۲	۹-۱۴-۶۴۸
کھاری پانی	۳-۱۳-۷۶	۹-۱۱-۶۰
رہائش کے لئے	۰-۰-۳۸۲	۶-۱-۶۲۳
متفرقات	۰-۱۵-۲	۳-۱۵-۱۵۱
سامان	۰-۲-۲۵	۳-۱۲-۱۶۷
چھپائی تصویر کھینچوائی وغیرہ		۶-۱-۲۲۸
ٹکٹ لفافے اور بنک کا سود اور تار خرچ		۶-۰-۱۰۱
لکچراروں کا سفر خرچ وغیرہ		۶-۲-۱۰۹
خیموں وغیرہ کی مرمت		۰-۱۳-۱۰۴
	۶-۱-۲۱۳۴	۹-۳-۳۵۲۷
		۶-۱-۲۱۳۴
		۳-۲-۱۳۹۳

	بقایا	قرض لیاگیا
کھانے کا خیرہ (انگریزی خوراک)	۰-۱۵-۶۷	
دیسی باورچی خانہ (ہندوستانی)	۹-۱۲-۱۳	
کھاری پانی	۶-۱-۱۶	
رہائش کے لئے		۶-۱-۳۴۱
متفرقات		۳-۰-۱۴۹
سامان		۳-۱۰-۴۷۴
چھپائی تصویر کھینچوائی وغیرہ		۶-۱-۳۳۸
ٹکٹ لفافے اور بنک کا سود اور تار خرچ		۶-۰-۱۰۱
لکچراروں کا خرچ وغیرہ		۶-۲-۱۰۹
خیموں وغیرہ کی مرمت		۰-۱۳-۱۰۲
		۶-۱۳-۱۴۹۰
	۳-۱۱-۹۷	۳-۱۱-۹۷
		۳-۲-۱۳۹۳

چندہ میں ۱۳۹۳ روپیہ ۲ر ۳ پائی ۱۷۳۵ روپیہ ۳ر اور کنونشن کے وقت چندہ میں ۱۹۰ روپیہ ۱۱ر ۴ پائی کی کمی پورا کرنے کے لئے کل ۱۹۲۵ روپیہ ۱۴ر ۴ پائی وصول ہوئے تھے اس طرح ۵۳۲ روپیہ ۱۲ر ۲ پائی بقایا اب موجود ہے۔

امسال کے لئے جنرل کمیٹی نے ذیل کا بجٹ منظور کیا ہے۔

	روپیہ
چھپوائی ٹکٹ لفافے	۲۵۰
کلرک کی تنخواہ	۵۰
سفرخرچ	۱۵۰
بستروں کا کرایہ	۱۰۰
سامان رہائش کا کرایہ	۱۰۰
جائے ضروری	۱۰۰
چٹائیاں	۱۰۰
رہائش کی نئی جگہیں	۳۰۰
پورٹر قلی وغیرہ	۱۰۰
اشیائے آرائش	۲۵۰
ناگہانی ضروریات	۲۰۰
	۱۹۰۰ روپیہ

آمدنی

کرایہ رہائش و تنبو وغیرہ سے	۲۵۰	روپیہ
عطیات	۲۵۰	روپیہ
۱۹۱۲ء کا بقایا	۵۰۰	روپیہ
	۱۰۰۰	روپیہ

مذکورہ بالا حساب سے معلوم ہوتا ہے کہ ۹۰۰ روپیہ باقی واجب الادا ہیں جو کنونشن کے دوستوں سے وصول ہونے کی توقع کی جاتی ہے۔ یہاں پر یہ بات کا ذکر کردینا بھی ضروری ہے کہ اس قدر بڑی کنونشن کا اس قدر تھوڑے بجٹ میں چلنا صرف اسی سبب سے ممکن ہے کہ ہندوستانی اور یورپین صاحبان خوشی سے اور فیاضانہ خدمت کریں اور فراخدلی سے اپنی چیزیں مستعار دیں۔

اس حساب سے منصبی طور پر کنونشن کا یہ منشا ہے کہ کنونشن کے دوستوں کو اس کے کاموں اور مالی حالت کی پوری پوری اطلاع دیجائے۔ یہ یقین کرتے ہوئے کہ اس طرح مختصراً اُس کی ضروریات کو اُن کے سامنے پیش کردیوے۔ جو اُس نے اُن کے واسطے کثرت سے مہیا کردی ہیں۔

پس ہم بھروسہ کیساتھ اس کی طرف دیکھتے ہیں جس کا یہ کام ہے اور یہ یقین کرتے ہیں کہ خدا یسوع مسیح میں اپنے جلال کی دولت کے مطابق اپنی کنونشن کی تمام ضروریات اندرونی اور بیرونی طور پر مہیا کریگا۔

تمام چندوں کی رسید بذریعہ خزانچی کنونشن دیجائیگی

پادری ڈبلیو۔ ای نکل۔ امریکن مشن

راولپنڈی

پادری جان فورمن صاحب

کا

پانچواں لکچر

پہلا درس متی ۱۱: ۲۵-۳۰ مضمون آیت مکاشفات ۲۲: ۱۷-

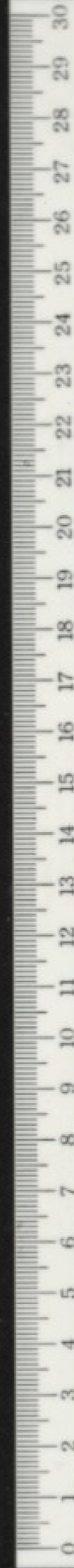
روح اور دلہن کہتی ہیں کہ آ۔

مضمون: یسوع کے پاس آؤ۔

متی کے گیارھویں باب میں مسیح کی دعوتی پکار ہے جو یہی مکاشفات کی کتاب میں آخری بلاہٹ ہے آ۔

(۱) فرض کروں اگر کوئی شخص پیچھے بیٹھا ہے۔ اور میں اُس کو آگے بلاؤں تو جبتک وہ اپنی پچھلی جگہ نہ چھوڑدے تب تک وہ آگے نہیں آسکتا۔ پس پہلی حرکت اور پہلا قدم یہ ہوگا کہ گناہ کی جگہ سے نکل آویں۔

(۲) مسیح کے پاس آنے کی غرض ہماری نجات ہے مسیح کی خواہش بھی یہی ہے مسیح کو ایک نجات دینے والا سمجھ کر اُس کے پاس آؤ۔





(۳) مسیح ہمارا بادشاہ ہے - اس میں تابعداری مطلوب ہے مسیح کی دعوتی پکار میں ایک جُوا توڑ اتار دیتا ہے - غلامی اور گناہ کا اور بیجا بھاری ہے - پھر دوسرا جوا محبت اور تابعداری کا ہے ہلکا ہے - مجاسے حکومت بھی ظاہر ہوتی ہے -

(۴) مسیح نجات دینے کو تیار ہے - کل نہیں پرسوں نہیں - پر آج اور اب مسیح کے پاس سب قسم کے مریض آئے اور اُس نے اُن سب کو چنگا کیا - لوگوں نے اُس کی گواہی دی کہ میرے سامنے وہ چنگا کیا گیا -

مسیح کے پاس آنے کا موقعہ نہ جانے دو - کیا آپ مسیح کے پاس آتے ہیں - سب سے بڑا سوال دنیا میں یہی ہے کیا میں نے گناہ چھوڑا؟!

(۵) مسیح کے پاس کیوں جاویں - جواب کہ وہ ہم کو بلاتا ہے جب تک کوئی معقول عذر نہ ہو تب تک رُک نہیں سکتے ہیں -

دارجلنگ پہاڑ پر لاٹ صاحب کی طرف سے دیسی لڑکے لڑکیوں کی دعوت دی گئی کسی نے عذر تک نہیں کیا ہوگا - شملہ پہاڑ پر بڑے لاٹ صاحب کی طرف سے دعوت دی گئی میری چھوٹی لڑکی بھی خوشی خوشی اُس میں گئی کسی قسم کا عذر نہیں کیا - پر بعض یہاں بھی ایسے ہیں جو مسیح کے پاس نہیں آتے - ورنہ میں دعنا کیوں کرتا -

(۶) مسیح کی ہم کو سخت ضرورت ہے - ہسپتالوں میں لوگ دور دور سے طرح طرح کی سواری پر آجاتے ہیں تو کیا روحانی شفاخانہ میں نہ آویں -

(۷) وہ ہم کو عجیب طور سے بچا سکتا ہے - ایک کتاب میں میں نے پڑھا - ایک چپڑاسی جو کہ بڑا چور تھا وہ چرچ کا چندہ لے کر بھاگ گیا پادری صاحب نے اُس کو معاف کر کے پھر رکھ لیا - مرتے وقت کچھ دام کتابوں کا جیب سے نکال کر دیا - یوں مسیح کا جلال مرتے وقت ظاہر کیا -

مسیح نے کتنے شرابیوں کو اور جواریوں کو بچایا - مسیح نے گناہ کے عادی لوگوں کو جن کے رگ و ریشہ میں گناہ سرایت کر گیا - اُن کو بچایا -

مسیح گناہ سے بچانے پر قادر ہے - ایک بڑی جماعت آسمان پر یہ گواہی دے گی کہ مسیح نے مجھ کو بچایا - تو آسمان کیا اس جگہ بھی یہ گواہی دی جاتی ہے - نئی پیدائش یا نئے کتنے لوگ دنیا میں اس کی گواہی دیتے ہیں -

کتنے لوگ مسیح کے پاس دعا کرتے ہوئے آتے ہیں - ساؤل کی بابت حنانیاہ سے کہا گیا کہ وہ دعا مانگ رہا ہے - پطرس نے ڈوبتے وقت کہا اے خداوند مجھ کو بچا - دعا گو کسی زبان میں کیوں نہ ہو مسیح سب سمجھتا ہے -

جو کوئی پیاسا ہو آوے - چاہے یہ خواہش کم ہو یا زیادہ جو کوئی چاہے آوے - توبہ کے ساتھ آوے - پر توبہ کے خیال سے مسیح کا خیال زیادہ رہے - ایمان سے مسیح کے پاس آویں - مسیح کے پاس آنے میں دیر نہ کریں کل پر نہ چھوڑو موت کیا جانے کب آئیں - کیا بڑھاپا - کیا جوانی مسیح کے پاس جلد آجاؤ اس لئے کہ ابھی دل نرم ہے - فرض کرو چکنی مٹی دھوپ میں سوکھ جاوے تو بھی توڑ کر پانی سے بھگو کر چیز بنا سکتے ہیں - پر اگر اُس کو چولہے پر رکھ کر پکا دیں تو پھر کچھ نہیں بن سکتا -

مقناطیس سیدھی اور چھوٹی کیلیوں کو آسانی سے اٹھا لیتا پر بڑی اور خمدار کیل کا اٹھانا غیر ممکن ہے -

کیری صاحب نے ایک گلاب کا پھول لیکر کہا کہ اگر ثابت مسیح کو دیں تو وہ بہت خوش ہوگا - پر اگر محض پھول کی لکڑی دیں تو وہ ناخوش ہوگا - بس کیا ہم سوکھی لکڑی مسیح کے ہاتھ میں دیں -

(۸) مسیح کے پاس جلد آنے کی کیا ضرورت ہے -

وہ خدمت طلب کرتا ہے -

جہاز پر سمندری سفر جہاز کے دروازہ پر اور خشکی پر ایک تختہ رکھتے صرف چار پانچ قدم کا فاصلہ ہوتا ہے -

دیدہ بیارید قدم برداریدہ

تین ہزار میل کا سفر جہاز کے ذریعے ہوتا ہے - جہاز مسیح ہے - مسافر ہم ہیں - ہمارا کام چلنا دو تین قدم ہے - بڑا کام طول سفر کو ختم کرنا مسیح کا کام ہے - وہ منزل مقصود تک یعنی بہشت تک پہونچا دیگا -

خادم ایم - سی - نیوٹن - جگل - دہرہ دون -

ویداور بائیبل بیسویں صدی میں

از قلم

(مسٹر جے آر - رائے - جرنلسٹ - لاہور)

فضول بحثوں کا ذاتی شوق نہیں

مجھے ایسے جھمیلوں میں اُلجھنے کا کوئی خاص شوق نہیں ہے - جو تحصیل حاصل کا حکم رکھتے ہیں - "ویدک دھرم اور سائنس" کے راقم کی طرح اپنے کو شہرت میں اچھالنے کا بھی کوئی اوکھا خیال نہیں کیونکہ نو دس برس سے نوشت و خواند میرا خاص کام بلکہ وسیلہ معاش چلا آتا ہے - اردو کے بڑے بڑے اخباروں میں ماتحت اور انچارج کی حیثیت سے بہت کام کر چکا ہوں - علاوہ ازیں مشہور و معروف اردو رسائل کے ایڈیٹروں اور مالکوں کے حسب درخواست مختلف قسم کے مضامین بھی لکھتا رہا ہوں جن میں زیادہ تر سائنسی تھے - جن میں اہل ذوق نے از راہ قدر و منزلت دیکھا اور میری حوصلہ افزائی کی - ان وجوہ سے خون لگا کر شہیدوں میں شامل ہونے یعنی مضمون نگاری کے وسیلہ سے شہرت و نام آوری کے حصول کی خواہش ضرورت سے زیادہ پوری ہو چکی ہے - مگر جب نو آموزوں کو سائنس اور فلسفہ کے نام سے اُلٹ پلٹ بکواس کرتے دیکھتا ہوں جنہیں شہرت میں اُچھلنے کی تمنا ایسی خرافات اور فضولیات کے ارتکاب کی ترغیب دیتی ہے تو حق اور انصاف مجبور کرتے ہیں - کہ اُن کی لغو تحریرات کا نوٹس لیا جائے - اس کے متعلق میں یہ خیال دی

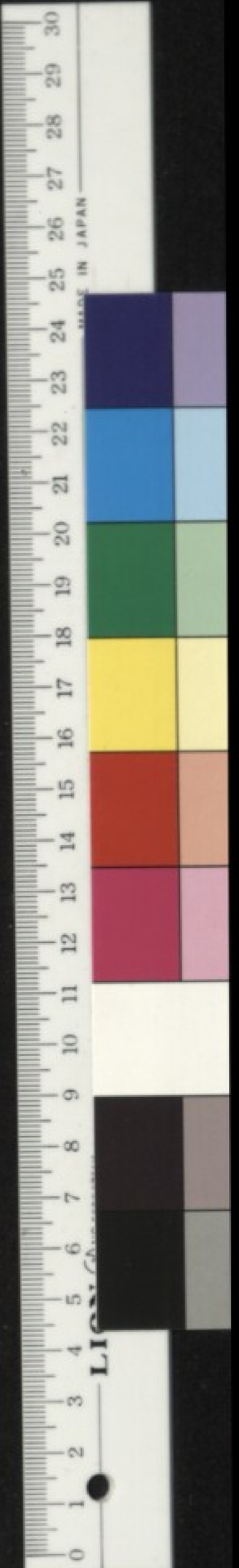
جا سکتی ہے۔ تین چار ماہ ہوئے کہ علیگڑھ کے ایک مسلمان پروفیسر نے مسلمانوں کی سائنسی ترقیوں کا ذکر کرتے ہوئے الجبرے کے موجد عربوں کو قرار دیا تھا۔ ایک اور مسلمان اہل قلم نے علیت کے زعم میں ایک اور رسالہ میں یہ لکھ مارا تھا کہ قدیم نہود اپنے ملک سے کبھی باہر نہیں گئے تھے۔ اب یہ دونوں باتیں خلاف واقعہ ہیں اور دونوں کی تردید اسی خدمت سے کرونگا جیسے "ویدک دھرم اور سائنس" کے راقم کے لایعنی ادعا کی گئی ہے۔ اگر اس رسالہ میں شروع سے لیکر آخر تک سائنس کے پس پشت الگم سگلم لکھا نہ جاتا تو مجھے اس کا نوٹس لینے کی ضرورت نہ ہوتی۔

بائیبل اور سائنس پر بے سروپا اعتراض

میں نے خیال کیا تھا کہ راقم رسالہ میری تنقید کا معقول جواب دیں گے۔ مگر انہیں انہوں نے چپ سادھ لی ہے۔ اور جو کچھ لکھا تھا وہ اخبار ہذا کے پچھلے پرچہ میں بیان ہو چکا ہے۔ مگر ایک اور مہاشے نے "سائنس اور بائیبل" والے مضمون پر نکتہ چینی کی ہے۔ جو ۱۲ اگست گزشتہ کے "پرکاش" میں جو ایک آریہ ہفتہ وار اخبار ہے "کیا بائیبل سائنس کے انکول ہے" کے نام سے ایک ڈیڑھ صفحہ کا مضمون ایک مبصر کے نام سے شائع کیا ہے۔ مگر اپنا نام ظاہر کرنے کی جرات نہیں کی۔ تاکہ قلعی نہ کھل جائے۔ نفس اور عنوان سے تو یہ مفہوم ہوتا ہے کہ بائیبل کے غیر سائنسی بیانات پیش کئے جائینگے۔ مگر دو مرتبہ نہایت غور سے پڑھنے کے بعد بھی میں مبصر مہاشہ کی سائنسدانی اور سارے جہان سے نرالی منطق سمجھنے میں قاصر رہا شاید یہ میری کوتاہ فہمی یا بدقسمتی ہے ایسی خرافات کی تنقید اور خورده گیری محض کوشش لاحاصل ہے۔ مگر یہ مضمون ایک اور امر کو ثابت کرنے کے لئے لکھا جاتا ہے۔ مبصر مہاشہ نے فرعونی گھمنڈ کے ساتھ "قرطاس میں راقم سطور ویدک دھرم کے حق میں لکھنے کی اس وقت کوئی ضرورت نہیں دیکھتا لیکن بائیبل کے متعلق جو دلائل مسٹر ... رائے نے دی ہیں۔ ان کا نوٹس لینا چاہتا ہے۔" واہ رے سو عوت "ضرورت" چہ معنی۔ آپ میرے اعتراضوں کی تردید میں قاصر ہیں۔ آریہ سماج وچھووالی۔ لاہور کے پلیٹ فارم پر سائنسدانی کا دعوے کرنا اور بات ہے۔ پبلک پریس میں دعوے اور علیت کے ساتھ کسی مسئلہ کو تکمیل تک پہنچانا دوسری بات ہے۔ مبصر مہاشہ جی جو باتیں آپ نے بائیبل سے پیش کی ہیں انہیں میرے مضمون بائیبل اور سائنس سے کیا سروکار ہے؟ آپ کے اوپر نو کھٹے بیٹھے کی مثل خوب چسپاں ہوتی ہے۔ میں نے یہ کب کہا کہ ساری بائیبل شروع سے آخر تک سائنس سے لبریز ہے۔ ہم نے نمونہ کے طور پر چند باتیں پیش کی تھیں۔ اور دکھایا کہ بائیبل کے مشہور بیانات سائنس کے انکشافات اور تعلیمات کے متناقض نہیں ہیں۔ خداوند مسیح کے معجزے تاریخی واقعات ہیں۔ مسیحی مذہب کے دشمنوں نے انہیں تسلیم کر لیا ہے۔ اگر آپ کو زیادہ ثبوت درکار ہے تو انسائیکلوپیڈیا ببلیکا جلد سوم میں "جی زز" ملاحظہ ہو۔ اور اس کتاب کو آپ کے دوست نے رسالہ "وید پار" میں حضرت مسیح کی فرضی شخصیت" کے ثبوت میں مخالفوں کی طرف سے کیا تھا۔ اسیہ قاموس مسیحی دین کے مخالفوں کی طرف سے مرتب ہوئی ہے۔ پہلے آپ سائنس اور تاریخ عالم کو مطالعہ کیجئے۔ پھر اعتراض کرنے کا شوق کیجئے۔ "سائنس" سے مراد کیمسٹری اور فزکس کی وہ پرائمر نہیں جو انٹرنس میں پڑھائی جاتی ہے۔ بلکہ اس کا اطلاق تمام علوم تجربیہ اور دیگر شعبہ ہائے علم پر ہوتا ہے جو انسان نے صدیوں کی جدوجہد سے حاصل کئے ہیں۔ ابھی مہاشہ جی چند متعصب سائنسدان نہیں بلکہ یوں کہئے کہ چند مہربم سائنسدانوں کو چھوڑ کر جن کے گرو گنفشال ارنسٹ ہیکل۔ جرمن سائنسدان ہیں۔ باقی سب کے سب عیسائی تھے۔ اور ہیں اگر ان کی رائے کی طرف سے آپ اس قدر مستغنی ہیں تو آپ ان کی شہادتیں اپنے دعووں کے ثبوت میں کیوں پیش کیا کرتے ہیں؟ نری فرعونیت اور دہقانی ڈینگ دلیل و ثبوت کے اہم فرائض انجام نہیں دیتی۔ اور نہ عالموں اور محققوں کا شیوہ ہے جو آپ نے اختیار کیا ہے۔ آپ کے استدلال اور دہقانی جاٹ کی حجت بازی میں چنداں فرق نہیں ہے جیسی کی جو تشریح سولہویں صدی میں کی جاتی تھی وہ آج بیسویں صدی میں نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اس زمانہ کے لوگوں کے عقلی نقطہ بہت وسیع ہو گئے ہیں۔ اس لئے علوم جدیدہ کی روشنی میں اپنی سمجھ اور علمیت کے مطابق تشریح کی جاتی ہے۔ مگر نفس مضمون باتوں میں کوئی تغیر نہیں کیا جاتا۔ خداوند مسیح وسیلہ نجات اول روز سے آج تک مانے جاتے ہیں۔ ان کے اندر انسانیت اور الوہیت مخلوط شروع سے اب تک مانی جاتی ہے۔ ہم اسے خدا باپ کا بیٹا مانتے ہیں۔ اصول تثلیث اب تک ہمارے معتقدات میں ہے۔ وغیرہ۔ مگر سوامی دیانند جی کی طرح نہیں کہ تمام پنڈتوں کو احمق قرار دے کر ویدوں کے من مانے معنی لگائے۔ اور درجنوں دیوتاؤں کی بجائے صرف ایک خالق و معبود پیش کر دیا۔ اور نہ آپ کی طرح ہمیں اس بات کا شوق ہے کہ ادھر یورپ کسی نئے انکشافات کی خبر آئی ادھر ویدوں سے نکال کر پیش کر دیا اگر آپ کے ویدوں میں سائنس کے نسخے بھرے پڑے ہیں تو کیوں صدیوں سے پیشتر اختراع کر کے ملک و قوم کو ترقی نہ دی۔ جناب ایسی ذلیل حالت میں دوسروں کی محتاج ہو رہی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہ محض غرہ ہی غرہ ہو۔ ہاں ایولیوشن کو میں مانتا ہوں۔ مگر جیسے اس کے موجد ڈارون اور الفریڈ رسل والس مانتے ہیں۔ یا یوں کہو کہ جن اہم امور پر سائنسدانوں کا اتفاق ہے۔ مجھے اس سے انکار نہیں لیکن ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے کہ معلومات اور واقعات کی بنا پر مجھے اپنا نظریہ قائم کرنے کا ویسا ہی اختیار ہے جیسا اوروں کو ہے۔ مگر آپ کے نئے ریلیجن میں کوئی گنجائش نہیں چھوڑتا۔ جیسا میں نے ویدک دھرم اور سائنس والے مضمون میں ظاہر کیا تھا۔

آریہ مہاشے کو کھلا چیلنج

روز روز کا جھگڑا ٹنٹا ہمیں اچھا نہیں لگتا۔ پہلے میرا مقصد ہے کہ اب ہمیشہ کے لئے ویدک دھرم کے موافق سائنس ہونے کا فیصلہ کر لیا جائے۔ اس وجہ سے میں آپ کو چیلنج کرتا ہوں کہ آپ اپنے بنیادی عقائد (یعنی تنظیم سہ اصالت) کو سائنس کی روشنی میں معقول ثابت کیجئے۔ اس کے بعد آپ



سبھی مذہب کے بنیادی اصولوں پر سائنس کے رو سے اعتراض کیجئے۔ اور میں اپنی سمجھ اور دانست کے مطابق اپنے معتقدات کو سائنس کے مطابق ثابت کرنے کی کوشش کرونگا۔ ہم یہ سمجھنا چاہتے ہیں کہ آپ کتنے پانی میں ہیں اور یہ کہ آپ میں کتنا دم خم ہے۔ جس کے بل بوتے پر آپ آئے دن بآواز دہل یہ ڈینگ کرتے ہیں۔ کہ ویدک دھرم ہی ایک ایسا مذہب ہے جو سائنس کے مطابق ہے۔ باقی تمام مذاہب لچر اور جنڈو پنتھے والوں کی گھڑت ہیں۔ اگر آپ کو میرا چیلنج منظور نہیں یا آپ میں "ویدک دھرم" کے پرتھم سدھانتوں (بنیادی اصول) کو جن کی حقیقت ویدک دھرم اور سائنس کی تنقید میں جدید سائنس کی روشنی میں آشکارا ہو چکی ہے" ثابت کرنے کی ہمت اور لیاقت نہ ہو تو آئندہ ہمیشہ کے لئے اس احمقانہ دعوے سے دست بردار ہو جائیے۔ اور سائنس کے موافق ویدک دھرم ہونے کی ڈینگ کو تلانجلی دیدیجئے "بنیادی اصولوں" سے ہماری مراد یہ ہے۔ کہ ان کے ماننے بغیر مذہب یا مذہب کمل و مسلم نہیں ہو سکتا۔ مثلاً اسلام اللہ وحدہٗ لاشریک اور حضرت محمدؐ کو رسول اللہ قرآن کو کلام اللہ۔ مردوں کی قیامت جزا و سزا وغیرہ بنیادی اصول ہیں۔ جن کے ماننے بغیر کوئی آدمی سچا مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح ویدک دھرم (جو راقم سطور ہذا نے ۸ اجولائی کے زرافشاں میں ویدک دھرم پر بحث کرتے ہوئے قرار دیئے تھے۔) اور سبھی مذاہب کے پرتھم سدھانت ہیں۔ جن کے مانے بغیر دھرم اور ایمان قائم نہیں رہ سکتا۔

ویدوں میں پیدائش عالم کا بیان۔

اب ہم اپنے اصل مضمون کی طرف رجوع ہوتے ہیں۔ اس میں ہم ویدوں کے بیان دربارۂ آفرینش عالم پر بحث کرینگے اور دکھائینگے کہ ایک بیان دوسرے کے نقیض ہے۔ اور یہ کہ وہ سائنس کے خلاف ہے۔ آخرکار بائبل کا بیان آفرینش معقول مناسب اور سائنس کے مطابق ظاہر ہوتا ہے۔

اس کے ضمن میں یہ کہہ دینا بھی ضروری ہے کہ وید وہ گرنتھ ہیں جن پر ہمارے ہندو گروں کے بزرگوں کا قدیم زمانہ سے ایمان تھا گو آجکل صرف آریہ مہاشے جو سوامی دیانند جی کے چیلے ہیں۔ ان پر عمل پیرا ہونے کے مدعی ہیں) اس وجہ سے ہم انہیں عزت وقعت کی نظر سے دیکھتے ہیں مگر بعض مہاشہ نے بہت نا ملائم اور درشتگی اور ترش مذاقی سے گرے ہوئے لہجہ میں ہمارے معتقدات کی بعض باتوں کا ذکر کیا ہے۔ مگر میں اینٹ مارنے والے کی خبر پتھر سے ہرگز نہیں لونگا۔ اور نہ ویدوں کی دینی باتوں کی تضحیک کرونگا جو علم دوست اور شستہ ذوق اصحاب کی طبائع سے محض بیگانہ ہے۔ مہاشہ نے اپنی امداد تحریر سے اپنے بیہودہ اور ناتراشیدہ ذوق کا پورا ثبوت بہم پہنچایا ہے۔ اس سے یہ گمان ہوتا ہے کہ دین دھرم کی مقدس باتوں کی اُن کے دل میں کوئی عزت اور قدر نہیں۔ اس وجہ سے وہ بازاری مسخروں اور شہروں کے بے فکروں سے زیادہ وقعت وقدر کے مستحق نہیں ٹھہر سکتے۔

رگوید کی آفرینش عالم

تعلیم یافتہ اور اہل خیال ہندوؤں کے معتقدات ویدوں سے ماخوذ ہیں جنہیں وہ الہامی سمجھتے ہیں۔ وید چار ہیں رگ وید۔ یجر وید۔ سام وید۔ اور اتھروید۔ ہر ایک وید کے چند ضمیمے ہیں جو براہمن کہلاتے ہیں۔ اور پھر ہر ایک وید کے چند اپنشد ہیں۔ اس طرح وید۔ براہمن اور اپنشد وید کہلاتے ہیں۔ کیونکہ براہمن اور اپنشد ویدوں کا جزو لازمی سمجھے جاتے ہیں[۱]۔ اسی ضمن میں یہ بھی بتا دینا مناسب ہے کہ آریہ سماج چاروں ویدوں کے اپنشدوں اور براہمنوں کو الہامی نہیں مانتا۔ تاہم جو کچھ اوپر مذکور ہے وہ مانا جاتا ہے اور اس سے مذہب عملی کی کئی باتیں ماخوذ ہیں۔ علاوہ پُرانے ہندوؤں کے نزدیک پران بھی کتب مقدسہ میں شامل ہیں۔ اور بعض انہیں "پانچواں وید" سمجھتے ہیں۔ مگر ہم یہاں پرانوں سے بحث نہیں کرنا چاہتے۔

رگوید چاروں ویدوں میں سب سے بڑا اور اہم ہے۔ بید میں عالم جن کے ساتھ ڈاکٹر راجندر لال متر اور مسٹر رومیش چندر دت مرحوم ایسے مشہور و معروف عالم بھی متفق ہیں۔ اس کی جا پلی کی ابتدا سن عیسوی سے ہزار بارہ سو سال پیشتر کی سمجھتے ہیں۔

(۱) اس وقت نہ تو ست (وجود محض) اور نہ است (عدم محض) تھا۔ اس وقت وہاں پر کوئی کرہ ہوا نہ تھا اور نہ آسمان اوپر تھا۔ (سب) چیزوں پر کیا حاوی تھا؟ یہ کس ظرف میں (مستور) تھیں؟ کیا یہ اتھاہ گہرا پانی تھا؟ اس وقت نہ تو فنا اور نہ بقا تھی۔ دن اور رات کا کوئی امتیاز نہ تھا۔ وہ وجود واحد اپنے میں استجر (سوا دھیا کے سوا سمبھو) آہستہ آہستہ سانس لیتا تھا۔ کوئی دوسرا اس ہستی سے بھن (مختلف) نہ تھی اور نہ اس سے اوپر کوئی شئے تھی۔ ظلمت موجود تھی۔ ابتدا سے ظلمت میں ملفوف یہ عالم ناقابل تفریق پانی تھا۔ وہ وجود جو نیست تھا اور عدم میں لپٹا ہوا تھا تپ کی شکتی سے بڑا۔ پہلے پہل اس میں کام (خواہش) پیدا ہوئی جس کے اندر عقل کا ابتدائی تخم تھا جسے درشیوں منیوں نے اپنی عقل سے ڈھونڈا تو اپنے دل کے اندر ست اور است کے مابین بندھن (رشتہ) پایا۔ جوت (تانت) جو ان (دنیاؤں) کے آر پار پھیلی ہوئی تھی۔ کیا وہ اوپر تھی یا نیچے؟ وہاں بار آور کرنے والی قوتیں اور بہت ہی زبردست شکتیاں تھیں۔ اپنے آپ کو سنبھالنے والا اصول نیچے اور شکتی اوپر تھی۔ کون جانتا ہے۔ اور کون کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ ایشتی کہاں سے ہوئی ہے؟

دیوتا اس (عالم) کی نمو کے بعد ہوئے تھے۔ کون جانتا ہے کہ یہ کہاں سے پیدا ہوا ہے؟ کس وسیلہ سے یہ ایشتی ہوئی ہے۔ آیا (کسی نے) اسے بنایا یا نہیں؟ وہ جو بلند ترین آسمان پر اس کا حاکم ہے۔ وہ جانتا ہے یا وہ بھی (اُنہیں) نہیں جانتا[۲]۔

---

[۱] ملاحظہ ہو ہندو فلاسفی صفحہ ۳۰۳۔ جو ایک بنگالی ہندو عالم کی تصنیف ہے۔

[۲] جو آریہ مہاشے بائبل کے ان بیانات پر جن میں تشبیہاً خدا کے ہاتھ۔ کان۔ منہ اور آنکھیں وغیرہ مذکور ہوئی ہیں ہمیشہ اعتراض کرتے رہتے نظر آتے ہیں وہ ذرا آنکھیں کھولکر اس شلوک پر غور کریں کہ کیسی متضاد باتیں بھری ہیں۔ تنبیہاً حاشیہ

رگوید منڈل ۱۰: ۱۲۹ شلوک (دیکھو برہمن منڈل ۲)

۸-۹-۳) یہ میور صاحب کی سنسکرت ٹیکسٹ جلد چہارم سے منقول ہے۔ مگر "ہندو فلاسفی" کی اول فصل میں بھی یہ شلوک منقول ہے۔ ترجمہ کے وقت میں نے دونوں کو اپنے سامنے رکھ لیا تھا۔ بامحاورہ ترجمہ کی بجائے لفظوں کی رعایت زیادہ کی گئی ہے۔ کیونکہ دینی کتاب ہے اور ادنٰی لفظی تغیر سے معنی میں فرق آجانے کا احتمال ہے۔ اس شلوک کے معنی پر غور کرنا چاہئے۔ کہ کیسی عجیب وغریب چیستان ہے۔ اور آفرینش عالم کو کس طرح مخفی الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ سائنس اور فلسفہ دونوں پہلو سے یہ بیان مہمل اور گول مول ہے۔ اسے ایک فقرہ میں بیان کیا جا سکتا ہے۔ یہ نقیضین کا مجموعہ ہے۔ باقی دارد

تھا یا حاشیہ صفحہ ۳ کالم ۲) اس ظلمت میں مستور تھا۔ اپنے آپ میں سست آہستہ آہستہ سانس لیتا تھا" اس ہستی کی حالت برفانی ملکوں کے ریچھوں اور دیگر جانوروں سے بہت کچھ مشابہ ہے جو مہینوں تک ماندوں کے اندر پڑے رہتے ہیں۔ نہ خوراک کے لئے باہر نکلتے ہیں اور نہ چلتے پھرتے ہیں۔ بلکہ پڑے سوتے ہیں وہ بلند ترین آسمان پر سنگھاسن میں بیٹھا ہے۔ سرشٹی آپ کو اسے علم نہیں۔ فلسفہ کے رو سے سب سے بڑا اعتراض یہ وارد ہوتا ہے کہ شروع میں نہ تو ہست نہ نیست تھا یعنی نہ تو ہستی اور نہ نیستی تھی۔ یہ اجتماع ضدین ہے۔ نہ وجود اور نہ عدم وجود تھا پھر کیا تھا شونیہ (صفر) نیست سے ہست کیسے ہوا یعنی صفر میں سے صفر نکلی تو کیا بنا سائنس بھی ایک وجود دوسرے وجود کو مانتا ہے جس سے عالم پیدا ہوئے یہ دونوں پہلوؤں سے نامعقول اور ناقابل تسلیم ٹھہرا۔

ملازمت کی ضرورت

اعلیٰ سوالجات پاس شدہ سکنڈ گریڈ سی۔ ایم۔ ایس کمپنی کو سات گیز منیشن پانچ سال کے کلوٹکل تجربات دو سال کے میڈیکل پانچ سال کے اندسٹریل نیز ہاؤس نادر کے تجربات بھی۔ تمام خط و کتابت ایڈیٹر نور افشاں۔ لودیانہ۔ کی معرفت ہونی چاہئے۔

شعر و سخن

حالت ہند

اب تو حالت ہند کی اور ہی نظر آنے لگی
خوب مذہبی راگ گھر گھر دیکھو لگانے لگی۔

مدتوں سے حالت ہند قابل افسوس تھی
کس کے ذریعہ سوچ لو یہ روشنی پانے لگی

مسیحی دین اور انجیل کی تعلیم ہے
بے غنیمت کچھ یہ قمر ہند تو آب لانے لگی۔

پر ہمیں افسوس ہے پیارے عزیز و دوستو
راہ حق اور زندگی سے کس طرف جانے لگی

ہے کوئی شیخ و برہمن اور کوئی ہے آریہ
حیف کی جا ہائے گل بھر ٹھوکریں کھانے لگی۔

خادم ایم۔ سی نیوٹن گل اندھرہ دون

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی دانت درد کی دوا

لگاتے ہی درد مٹاتی ہے۔ رونے کو ہنساتی ہے۔ ایک باریک مضبوط تنکے یا سینک کے سرے پر دوا روئی لپیٹ کر اسے اس دوا میں ڈبو کے تھوڑی دیر درد کے مقام پر لگائے۔ اور اگر دانت کی جڑ میں درد ہو تو ذرا سی روئی ڈبا کے اس میں بھر دیں فوراً درد بند ہوتا ہے قیمت چار آنہ محصول ڈاک ایک سے ۸ شیشی تک چھ آنہ (۶)

کان بہنے کی دوا۔ کان بہنا یعنی کان کے اندر زخم ہوجانے سے پیپ کا آنا چاہے نیا ہو یا پرانا یہ دوا نہایت مفید ہے اس کے استعمال کرنے سے پہلے کان کے اندر صاف کرنا چاہئے بعدہ دوا دیجائے قیمت ۸ ﴿ پچکاری کا بچ ۴ محصول ہر دو چیز ۵

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

حالات جاپان اُردو	۲رو۸ر
شریف بیبیاں	۲رو۹ر
چندر لیلا اسادھنی اُردو ۲رو۹ر گورکھی	۲ر
رشیوں کا آبائی وطن	۲ر
آواگون یا آئندہ زندگی	۲ر
تناسخ کا کھنڈن	۲ر
سیر ہند	عر
بچوں کی پرورش	ار
لیبوریٹری میتھڈ	ار
وکیل کی سرگذشت رومن	۶ر
دو سوال (ناستک تعلیم کاروا زروئے فلاسفی)	۲ر
سور چیر کاش	۴رو۶ر مجلد ۲ار
ملکہ آسترکا احوال باتصویر ولایتی	۹ر
ملکہ روت کا احوال "	۹ر
موسیٰ کا احوال "	۶ر
وشنو کے دس اوتار	۲ر
ویدک تصنیفات	۱ر
اصلاح تمدن	۵ر
اصلاح زراعت	۱ر
صنعت و دستکاری	۲ر
ویدوں کی قربانیاں اورچڑھاوے	۳پائی
ویدوں کی دیوتا پرستی	"
ویدوں کی ازلیت	۲پائی
پرستش حیوانات	۳پائی
تیرتھ	۲پائی

اہل ہنود کے تیوہار	۶پائی
تاریخ مذہب	۸ر
تاریخ روم	۸ر
تاریخ مصر	۸ر
تاریخ یونان	۸ر
مرقع روس	۸ر
قدیم مسیحیوں کے حالات	۲ر
حیات پولوس	۴ر
حیات داؤد	۸ر
راہ زندگی	۱۲ر
موازنہ مذاہب رومن	۸ر
گنجینۂ اسلام رومن	۸ر
رامپال سنگھ رومن اُردو	۸ر
تلاش حق اُردو و رومن اُردو	۳رو۹ر
دولت لازوال اُردو	۳ر ۵ر
رومن اُردو	۸ر
اصلاح اخلاق	۴ر
ہند کی افلاس کا انسداد	ار
شادی کی بابت خیالات	ار
سچی اور جھوٹی خیرات	۳پائی
صفائی کی دعوت	۳پائی
عزت بیمثال اُردو	۳ر ۵ر
رومن اُردو	۸ر
دعوتِ اسلام	۶پائی
مسیح کا نمونہ	۸ر

مسیح کے خاص دوست	۸ر
کشف الحقایق	۸ر
بے گناہ نبی	۳پائی
فارقلیط	۳پائی
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل	۳پائی
حضرت محمد	۳پائی
انجیل شریف کی صحت و درستی	۳پائی
اسماء الٰہی	۳پائی
خدا کے دس حکم	۳پائی
مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں	۳پائی
مسیح یا محمد	۳پائی
نماز	۳پائی
قرآن	۳پائی
یسوع مسیح	۳پائی
یسوع مسیح کی موت اور جی اُٹھنا	۳پائی
سورہ فاتحہ	۳پائی
ہمارا شافع کون ہے	۳پائی
خدا ہمارا باپ	۳پائی
کیا انجیل منسوخ ہوگئی	۳پائی
انصاف کا دن	۳پائی
سچا اسلام	۳پائی
فہرست قرآن رومن اُردو فی جلد	۶ر
لفظ دیو کی دیانندی تفسیر۔ رگوید میں سے بزبان انگریزی مصنفہ ڈاکٹر ایچ۔ ڈی۔ گریسولڈ	۱ر

پتہ۔ کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب

آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی۔

دستور العمل نورافشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ
ہندوستان وپنجاب سے معہ محصولڈاک پیشگی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ
ہندوستان وپنجاب سے معہ محصولڈاک مابعد ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ
غیر ممالک سے معہ محصولڈاک ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	ہے
چوتھائی کالم	ہ	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ہرایک دفعہ کے لئے فی سطر ۱ر - ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ - نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

اطلاع ضروری - (۱) نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے (۳) خطوکتابت کیلئے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں ورنہ جواب نہیں دیا جاسکتا (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم ازکم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم ونثر مضمون بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذ پر ہوں (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اوپر نیچے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جسکے پڑھنے کی دقت ہوتی ہے مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے +

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہرماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اُردو میں الہ آباد سے شایع ہوتا ہے اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں + چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲ سے لیکر دو روپیہ تک ہے - نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یو - پی سے طلب کرسکتے ہیں +

تواریخ کلیسیا

یہہ کتاب رومن اُردو میں چھپ کر تیار ہوگئی ہے اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آج تک ہیں قیمت عہ ۴ر +

باغِ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور فارسی اُردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے - اگرچھ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں - تو فی کاپی ۱۲ر چارج کیا جاتا ہے درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں - اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے پیپنا سکرنڈ دستاویز مستورات کیلئے مخصوص ہے قیمت ہرحالت میں پیشگی لیجائیگی نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے - باغ دل کے چار ول نمبر د ۱۹۱۲ء ۲ر فی نمبر لیا جاتا ہے +

درخواستیں بنام پادری ای - ایم - ویری - ڈی ڈی - آنریری سکرٹری سی - ایل - ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں +

پریسبٹیرین بیواؤں و یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے - اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پاسکتے ہیں - ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ۸۰ ہزار روپیہ چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے ہے بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے - ہرایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہوسکتا ہے - اور نئے پراسپکٹس دارُدو وانگریزی مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم - اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

سی - بی - ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام وکھانا عمدہ

صرفتی کارخانجات

شرح - خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صرف ۸ر دوطالب العلم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا - کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرونل وکیرم وغیرہ ودیگر سامان الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزان قیمت پر طیار ہوتا ہے - قیمت رکشا لعہ سے عہ کرونل لعہ +

مزید دریافت کے لئے مینیجر صاحب اسکول ہذا سے خط وکتابت کریں +

دیاوری جے - وی بیروز صاحب پبلشر - ایڈیٹر ومینجر نورافشان کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام موالی بردر چھپا -